منتھلی
فیملی میگزین



ABC.Reg.No.3378,File No.12/12(4/06PR)
البرہان انٹرنیشنل کے زیرِادارت خواتین کے لئے اپنی طرز کا واحد جریدہ
Reg.No.20333-36 ● CPL No.FD-107

ماہنامہ
راہنمائے خواتین
فیصل آباد

جلد نمبر 13 جون 2018ء شمارہ نمبر 6
رمضان ـ شوال 1439ھ



اللہ اپنے بندوں پر مہربان ہے



وصال امام مالک رضی اللہ عنہ

زہر دینے کا ایک طریقہ یہ بھی ہے

اللہ تعالیٰ کا دیا ہوا ایک نایاب تحفہ
ایک عورت کیلئے انعامات



حقوق زوجین

محبت کی شادیاں

سخاوت



مفکرِ اسلام علامہ اقبال
کی ایک رباعی کا قصہ

ایک عبرت ناک
اور سچا واقعہ



عورتوں کا رونا رُلانا

موجودہ دور کے
مطابق ادبی لطائف

بزرگانِ دین کے دِن یاد رکھیں

نمبر شمار	جون:2018		بزرگ کا نام	تاریخ ہجری
۱	16 (یکم شوال)		عید الفطر، سیدنا امام محمد بن اسماعیل بخاری رحمۃ اللہ علیہ	یکم شوال 256ھ
۲	17	۲	وصال، شاہ ابوسعید نقشبندی رحمۃ اللہ علیہ	1250ھ
۳	18	۳	حضرت ابوصالح نوری رحمۃ اللہ علیہ	999ھ
۴	19	۴	وصال، شیخ زین الدین ابوبکر خوافی رحمۃ اللہ علیہ	838ھ
۵	20	۵	وصال، حضرت شرجیل بن حسنہ رحمۃ اللہ علیہ (سپہ سالار)	18ھ
۶	21	۶	وصال، سید عبدالرزاق گیلانی بغدادی رحمۃ اللہ علیہ ،شرف الدین احمد منیری رحمۃ اللہ علیہ	623ھ 782ھ
۷	22	۷	وصال، حضرت خواجہ بوہبیرہ بصری رحمۃ اللہ علیہ وصال، شاہ عبدالعزیز محدث دہلوی رحمۃ اللہ علیہ ولادت، شاہ کمال کیتھلی قادری رحمۃ اللہ علیہ	287ھ 835ھ
۸	23	۸	یوم نہدام، جنت البقیع شریف رحمۃ اللہ علیہ	1344ھ
۹	24	۹	شیخ ابوالعباس بغدادی رحمۃ اللہ علیہ	357ھ
۱۰	25	۱۰	ولادت، خواجہ محمد معصوم سرہندی رحمۃ اللہ علیہ	1007ھ
۱۱	26	۱۱	وصال، حافظ سعد اللہ رحمۃ اللہ علیہ	1152ھ
۱۲	27	۱۲	عرس بابا بلھے شاہ رحمۃ اللہ علیہ (قصور)	
۱۳	28	۱۳	وصال، حضرت مادھولال حسین رحمۃ اللہ علیہ (لاہور)	1018ھ
۱۴	29	۱۴	معجزہ شق القمر، وصال شیخ احمد کھٹوسہروردی رحمۃ اللہ علیہ ولادت حضرت مجدد الف ثانی رحمۃ اللہ علیہ	849ھ 971ھ
۱۵	30	۱۵	شہادت سیدنا امیر حمزہ رضی اللہ عنہ وصال، سیدنا امام اعظم ابوحنیفہ نعمان ثابت رضی اللہ عنہ	3ھ 150ھ

MONTHLY
Family Magazine

ماہنامہ فیملی میگزین

ABC.Reg.No.3378,File No.12/12(4/06PR)
Reg.No.20333-36 • CPL No.FD-107
ماہنامہ راہنمائے خواتین فیصل آباد
جلد نمبر 13 جون 2018 شمارہ نمبر 6
رمضان المبارک، شوال المکرم 1439ھ

مدیر اعلیٰ
محمد افضل سعید
0300-8663533 , 0307-0066774
RAHNUMA-E-KHAWATEEN
Alburhaninternational

نوٹ: مقالہ نگار کی آراء سے ادارہ کا متفق ہونا ضروری نہیں

قیمت فی شمارہ 50 روپے

زر تعاون سالانہ 600 روپے علاوہ ڈاک خرچ

آئینہ ترتیب

1 عید الفطر اور شوال کے چھ روزے ____ 02
2 اپنے رب کریم سے دور ہو کر انسان خسارے میں ہے ____ 03
3 عید کے آداب ____ 05
4 واقعہ شق القمر ____ 06
5 ایک عبرتناک اور سچا واقعہ ____ 08
6 اللہ اپنے بندوں پر مہربان ہے ____ 09
7 سیّدنا حضرت حمزہ بن عبد المطلب رضی اللہ عنہ ____ 10
8 توبہ کی بابت شرعی اصلاح ____ 11
9 سرکارِ دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم اور عم محترم حضرت ابو طالب ____ 12
10 صدقہ فطر کے مسائل ____ 13
11 موجودہ دور کے مطابق ادبی لطائف ____ 14
12 مولانا ضیاء اللہ خان کا خط ____ 16
13 قصہ ڈاکٹر علامہ محمد اقبال کی ایک رباعی کا ____ 17
14 قضائے عمری ____ 19
15 سخاوت ____ 21
16 زہر دینے کا ایک طریقہ یہ بھی ہے ____ 22
17 عورتوں کا رونا رلانا ____ 24
18 وہ نعمت جس کا کوئی بدل نہیں ____ 25
19 محبت کی شادیاں ____ 28
20 وصال امام مالک رحمۃ اللہ علیہ ____ 29
21 اسماء الحسنیٰ ____ 30
22 حقوق زوجین ____ 31

خط و کتابت کا پتہ
آفس ماہنامہ راہنمائے خواتین 57-C ماڈل ٹاؤن فیصل آباد
041-2639940
حبیب بینک جناح کالونی برانچ اکاؤنٹ نمبر A/C 09037900113203
پبلشر محمد افضل سعید نے صبح نور پرنٹنگ پریس سے چھپوا کر 57-C ماڈل ٹاؤن فیصل آباد سے شائع کیا

عید الفطر
اور شوال کے چھ روزے

ماخوذ از: فضائل الایام والمشہور

رمضان المبارک کا آخری عشرہ آتے ہی عید کی تیاریاں شروع ہو جاتی ہیں حالانکہ آخری عشرے میں رمضان المبارک جب کہ رخصت ہو رہا ہے ہمیں اور زیادہ عبادت کرنی چاہئے، لیکن افسوس ان دنوں میں ہمارے بازار آباد ہو جاتے ہیں، غم رمضان میں آنسو بہانے کی بجائے ہم اپنی عید کی تیاری کرتے ہیں کچھ لوگ تو گن گن کر دن گزارتے ہیں۔ عید الفطر آتے ہی ہماری مسجدیں ویران، بازار آباد، نیکیاں کم، گناہ زیادہ، عبادت کم، غفلت زیادہ ہو جاتی ہے۔ عید کی خوشی شریعت کی حدود میں رہ کر منانے کا مزہ اور ہے اللہ تعالیٰ ہمیں گناہوں والی عید (یعنی جس میں گناہوں کا بازار گرم ہو) اس سے بچائے اور ہمیں خوشی کے ساتھ اچھی عید گزارنے کی توفیق عطا فرمائے (آمین)

دل زندہ رہے گا

حضور پرنور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا فرمانِ برکت نشان ہے:
"جس نے عیدین کی رات (یعنی شب عید الفطر اور شب عید الاضحیٰ) طلب ثواب کیلئے قیام کیا اُس دن اُس کا دل نہیں مرے گا جس دن (لوگوں کے) دل مرجائیں گے۔" (فیضان سنت باب فیضان عید الفطر)

شوال کے چھ روزے

حضرت ابو ایوب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا: "جس نے رمضان کے روزے رکھے پھر ان کے بعد چھ شوال میں رکھے تو ایسا ہے جیسے دہر (زمانہ) کا روزہ رکھا۔"
ایک اور حدیث میں ہے: "کہ اس نے پورے سال کا روزہ رکھا۔"
ایک اور حدیث میں ہے: "جس نے رمضان کے روزے رکھے اسکے بعد چھ دن شوال میں رکھے تو گناہوں سے ایسے نکل گیا جیسے آج ماں کے پیٹ سے پیدا ہوا۔" (بہار شریعت ج ا، روزہ نفل کے فضائل)

شوال کے چھ روزے

شوال میں چھ دن روزے رکھنا بڑا ثواب ہے جس مسلمان نے رمضان المبارک اور چھ دن شوال کے روزے رکھے تو اس نے گویا سارے سال کے روزے رکھے۔ یعنی پورے سال کے روزوں کا ثواب ملتا ہے۔

سیدنا حضرت ابو ایوب انصاری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: "جس آدمی نے رمضان کے روزے رکھے اور پھر ان کے ساتھ چھ روزے شوال کے ملائے تو اس نے گویا تمام عمر روزے رکھے۔"

یہ تمام عمر والا مسئلہ اس وقت ہے جب کہ وہ شوال کے چھ روزے تمام عمر رکھے اور اگر اس نے صرف ایک ہی سال یہ روزے رکھے تو سال کے روزوں کا ثواب ملے گا۔ پھر یہ چھ روزے اکٹھے رکھے یا الگ الگ ہر طرح جائز ہیں مگر بہتر یہ ہے کہ ان کو متفرق طور پر رکھا جائے۔ یہی حنفی مذہب ہے۔ (المعات حاشیہ مشکوٰۃ ص ۱۷۹)

شوال کے نفل

حدیث شریف میں ہے کہ جو مسلمان شوال کی پہلی رات یا دن میں نمازِ عید کے بعد چار رکعت نفل اپنے گھر میں پڑھے اور ہر رکعت میں الحمد شریف کے بعد قُلْ هُوَ اللّٰهُ اَحَدٌ اکیس مرتبہ پڑھے تو اللہ تعالیٰ اس کیلئے بہشت کے آٹھوں دروازے کھول دے گا اور دوزخ کے ساتوں دروازے اس پر بند کر دے گا۔ اور اتنے تک نہ مرے گا کہ جب تک اپنا مکان جنت میں نہ دیکھ لے۔

دوسری روایت میں ہے کہ ماہِ شوال میں رات کو یا دن کو آٹھ رکعت نفل پڑھے اور ہر ایک رکعت میں الحمد شریف کے بعد قُلْ هُوَ اللّٰهُ اَحَدٌ پچیس مرتبہ پڑھے۔ پھر سلام پھیر کر ستر دفعہ سُبْحَانَ اللّٰہِ اور ستر دفعہ یہ درود شریف پڑھے اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى سَيِّدِنَا مُحَمَّدِنِ النَّبِيِّ الْاُمِّيِّ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَبَارِكْ وَسَلِّمْ تو اللہ تعالیٰ اس کے واسطے رحمت اور حکمت کے دروازے کھول دے گا اور اس کے لئے جنت میں ایک بڑا مکان بنائے گا کہ اس سے بڑا مکان کسی اور کا نہ ہوگا اور اللہ تعالیٰ اس کی ستر حاجتیں دنیا میں پوری فرمائے گا۔

اپنے رب کریم سے دور ہو کر

انسان خسارے میں ہے

انتخاب: حافظ غلام دستگیر

اور سب سے پہلے میری موت پر مجھ سے جو چھین لیا جائے گا وہ میرا نام ہوگا!!!!

اس لئے جب میں مر جاؤں گا تو لوگ کہیں گے کہ ''لاش کہاں'' ہے؟ اور مجھے میرے نام سے نہیں پکاریں گے..........!

اور جب نماز جنازہ پڑھانا ہو تو کہیں گے جنازہ لے آؤ۔

میرا نام نہیں لینگے۔

اور جب میرے دفنانے کا وقت آجائے تو کہیں گے ''میت کو قریب کرو'' میرا نام بھی یاد نہیں کریں گے، اس وقت مجھے میرا نسب اور نہ قبیلہ میرے کام آئے گا اور نہ ہی میرا منصب اور شہرت

کتنی فانی اور دھوکہ کی ہے یہ دنیا جس کی طرف ہم لپکتے ہیں۔

پس اے زندہ انسان...... خوب جان لے کہ تجھ پر غم و افسوس تین طرح کا ہوتا ہے۔

1. جو لوگ جو تجھے سرسری طور پر جانتے ہیں وہ مسکین کہ کر غم کا اظہار کریں گے۔
2. تیرے دوست چند گھنٹے یا چند روز تیرا غم کریں گے اور پھر اپنی اپنی باتوں اور ہنسی مذاق میں مشغول ہو جائیں گے۔
3. زیادہ سے زیادہ گہرا غم گھر میں ہوگا وہ تیرے اہل و عیال کا ہوگا جو کہ ہفتہ دو ہفتے یا دو مہینے اور زیادہ سے زیادہ ایک سال تک ہوگا اور اس کے بعد وہ تجھے یادوں کے دریچے میں رکھ دیں گے۔

لوگوں کے درمیان تیرا قصہ ختم ہوا اور تیرا حقیقی قصہ شروع ہوا اور وہ ہے آخرت کا۔

تجھ سے چھن گیا تیرا

1. جمال
2. مال
3. صحت
4. اولاد
5. جدا ہو گئے تجھ سے مکان ومحلات
6. بیوی
7. غرض ساری دنیا

اور کچھ باقی نہ رہا تیرے ساتھ سوائے تیرے اعمال کے اور حقیقی زندگی کا آغاز ہوا۔ اب سوال یہاں یہ ہے کہ تو نے اپنی قبر اور آخرت کیلئے اب سے کیا تیاری کی ہے؟

یہی حقیقت ہے جس کی طرف توجہ چاہئے۔ اس کے لئے تجھے چاہئے کہ تو اہتمام کرے:

1. فرائض کا
2. نوافل کا
3. پوشیدہ صدقہ اور صدقہ جاریہ کا
4. نیک کاموں کا
5. رات کی نمازوں کا

شاید کہ تو نجات پا سکے۔

اگر تو نے اس مقالہ سے لوگوں کی یاد دہانی میں مدد کی جبکہ تو

ابھی زندہ ہے تاکہ اس امتحان گاہ میں امتحان کا وقت ختم ہونے سے تجھے شرمندگی نہ ہو اور امتحان کا پرچہ بغیر تیری اجازت کے تیرے ہاتھوں سے چھین لیا جائے اور تو تیری اس یاد دہانی کا اثر قیامت کے دن تیرے اعمال کے ترازو میں دیکھے گا۔ (اور یاد دہانی کرتے رہئے بیشک یاد دہانی مومنوں کو نفع دے گا)

میت صدقہ کو کیوں ترجیح دیتی ہے اگر وہ دنیا میں واپس لوٹا دی جائے۔

جیسا کہ اللہ نے فرمایا:

''اے رب اگر مجھے تھوڑی دیر کیلئے واپس لوٹا دے تو میں صدقہ کروں اور نیکوں میں شامل ہو جاؤں (سورۃ المنافقون، یہ نہیں کہے گا کہ

عمرہ کروں گا

نماز پڑھوں گا

روزہ رکھوں

علماء نے کہا کہ:

''میت صدقہ کی تمنا اس لئے کرے گا کہ وہ مرنے کے بعد اس کا عظیم ثواب اپنی آنکھوں سے دیکھے گا۔ اس لئے صدقہ کثرت سے کیا کرو۔

بیشک مومن قیامت کے دن اپنے صدقہ کے سایہ میں ہوگا۔

چھ لاکھ درود شریف کا ثواب

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی سَیِّدِنَا
وَمَوْلَانَا مُحَمَّدٍ عَدَدَ مَا فِیْ
عِلْمِ اللّٰہِ صَلٰوۃً دَآئِمَۃً
بِدَوَامِ مُلْکِ اللّٰہِ

شیخ الدلائل سید علی بن یوسف مدنی رحمۃ اللہ علیہ نے حضرت سیوطی رحمۃ اللہ علیہ نے روایت کی کہ اس درود شریف کو ایک بار پڑھنے سے چھ لاکھ درود شریف پڑھنے کا ثواب حاصل ہوتا ہے اور ایک روایت میں یہ بھی ہے کہ جو اس درود شریف ہر روز ہزار بار پڑھے گا وہ دونوں جہاں میں سعادت مند ہو گا۔ اس درود کو صلوٰت السعادت کہتے ہیں۔ نسخہ صحیحہ دلائل الخیرات صہ۲

اللہ تعالیٰ کا دیا ہوا ایک نایاب تحفہ
ایک عورت کیلئے انعامات



انتخاب: نور فاطمہ

پریگننٹ عورت کی ۲ رکعت نماز عام عورت کی ۷۰ رکعات نماز سے بڑھ کر ہے۔

شوہر پریشان گھر آئے اور بیوی اسے تسلی دے تو اسے جہاد کا ثواب ملتا ہے۔

جو عورت اپنے بچے کے رونے کی وجہ سے سو نہ سکے، اس کو ۷۰ غلام آزاد کرنے کا ثواب ملتا ہے۔

شوہر اور بیوی ایک دوسرے کو محبت کی نظر سے دیکھے تو اللہ تعالیٰ انہیں محبت کی نظر سے دیکھتا ہے۔

جو عورت اپنے شوہر کو اللہ کی راہ میں بھیجے وہ جنت میں اپنے شوہر سے ۵۰۰ سال پہلے جائے گی۔

جو عورت آٹا گوندتے وقت بسم اللہ پڑھے تو اس کے رزق میں برکت ڈال دی جاتی ہے۔

جو عورت غیر مرد کو دیکھتی ہے اللہ اس پر لعنت بھیجتا ہے۔

جب عورت اپنے شوہر کے بغیر کہے ان کے پیر دباتی ہے تو اسے ۷۰ تولہ سونا صدقہ کرنے کا ثواب ملتا ہے۔

جو پاک دامن عورت نماز روزے کی پابندی کرے اور جو شوہر کی خدمت کرے اس کیلئے جنت کے ۸ دروازے کھول دیئے جاتے ہیں۔

عورت کے ایک بچے کے پیدا کرنے پر ۷۵ سال کی نماز کا ثواب اور ہر ایک درد پر ایک حج کا ثواب ہے۔

باریک لباس پہننے والی اور غیر مرد سے ملنے والی عورت کبھی جنت میں داخل نہیں ہوگی۔

جلدی کرنے والے کام

جلدی کرو

۱ مہمان کو کھانا کھلانے میں ۲ میت دفن کرنے میں
۳ بالغ لڑکیوں کا نکاح کرانے میں
۴ قرض ادا کرنے میں ۵ گناہوں سے توبہ کرنے میں

اَسْتَغْفِرُ اللّٰہَ رَبِّیْ مِنْ کُلِّ ذَنْبٍ وَّاَتُوْبُ اِلَیْہِ

عید کے آداب

1. بقرہ عید کی نماز جلدی پڑھنی چاہئے اور عید الفطر کی نماز دیر سے۔ اس دن لوگوں کو وعظ و نصیحت بھی کرنی چاہئے۔
2. عید الفطر کے دن عید کی نماز پڑھنے کو جانے سے پہلے طاق (ایک، تین، پانچ، سات، نو) کھجوریں کھانا سنت ہے۔
3. عید الفطر کے دن کچھ نہ کچھ کھا کر عید کی نماز پڑھنے جانا چاہئے اور عید الاضحیٰ کو نماز پڑھنے کے بعد کچھ کھانا چاہئے کہ یہ سنت ہے۔
4. عیدین کے دن نماز کے بعد مصافحہ و معانقہ کرنا جیسا کہ مسلمانوں میں رائج ہے۔ مستحب ہے اس لئے کہ اس میں اظہار مسرت ہے۔
5. عورتوں کیلئے عیدین کی نماز جائز نہیں اس لئے کہ عیدین میں مردوں کے ساتھ اختلاط ہوگا۔ اسی لئے اب عورتوں کو کسی نماز میں جماعت کی حاضری جائز نہیں۔ ہاں عورتیں اس دن اپنے، اپنے گھروں میں فرداً فرداً نفل نمازیں پڑھیں تو باعث ثواب و برکت اور سبب اِزْدِیَادِ (کثرت، زیادتی) نعمت ہے۔
6. مردوں کا حجامت بنوانا۔
7. ناخن ترشوانا
8. غسل کرنا
9. مسواک کرنا
10. اچھے کپڑے پہننا نئے ہوں تو نئے ورنہ دُھلے ہوئے۔
11. خوشبو لگانا
12. انگوٹھی پہننا (یاد رکھیں جب کبھی انگوٹھی پہنیں تو اس بات کا خاص خیال رکھیں کہ صرف ساڑھے چار ماشہ سے کم وزن چاندی کی ایک ہی انگوٹھی پہنیں۔ ایک سے زیادہ نہ پہنیں اور اس ایک انگوٹھی میں بھی نگینہ ایک ہی ہو، ایک سے زیادہ نگینے نہ ہوں اور بغیر نگینے کی بھی نہ پہنیں، نگینے کے وزن کی کوئی قید نہیں، چاندی یا کسی اور دھات کا چھلا یا چاندی کے بیان کردہ وزن وغیرہ کے علاوہ کسی بھی دھات کی انگوٹھی یا چھلہ مرد نہیں پہن سکتا۔
13. مردوں کا نماز عید، عید گاہ میں ادا کرنا۔
14. عید گاہ پیدل جانا۔
15. نمازِ عید کیلئے ایک راستے سے جانا اور دوسرے راستے سے واپس آنا۔
16. عید کی نماز سے پہلے صدقہ فطر ادا کرنا (افضل تو یہی ہے، مگر عید کی نماز سے قبل نہ دے سکے تو بعد میں دے دیں۔
17. خوشی ظاہر کرنا۔
18. کثرت سے صدقہ کرنا۔
19. آپس میں مبارک باد دینا۔
20. عید الفطر (یعنی میٹھی عید) کی نماز کیلئے جاتے ہوئے راستے میں آہستہ سے تکبیر کہئے اور نماز عید الاضحیٰ کیلئے جاتے ہوئے راستے میں بلند آواز سے تکبیر کہئے۔ تکبیر یہ ہے:

اَللّٰهُ اَكْبَرُ اَللّٰهُ اَكْبَرُ لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاللّٰهُ اَكْبَرُ ط اَللّٰهُ اَكْبَرُ وَلِلّٰهِ الْحَمْدُ ط

عید کے دن کا وظیفہ

منقول ہے کہ "جو شخص عید کے دن تین سو مرتبہ سُبْحٰنَ اللّٰهِ وَبِحَمْدِهٖ پڑھے اور فوت شدہ مسلمانوں کی ارواح کو اس کا ایصال ثواب کرے تو ہر مسلمان کی قبر میں ایک ہزار انوار داخل ہوتے ہیں اور جب وہ پڑھنے والا خود مرے گا اللہ تعالیٰ اس کی قبر میں بھی ایک ہزار انوار داخل فرمائے گا۔ (یہ ورد دونوں عیدوں میں کیا جا سکتا ہے۔ (مکاشفۃ القلوب)



سورہ قمر میں واقعہ شق القمر کا

ذکر سورہ قمر میں موجود ہے۔

''قیامت قریب آگئی اور چاند پھٹ گیا۔''

چاند کا دو ٹکڑے ہو جانا قیامت کی نشانی ہے اور نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا معجزہ ہے، شق القمر کے متعلق احادیث کا ہم ان شاء اللہ نیچے ذکر کریں گے۔

سورۃ القمر کا زمانہ نزول

جمہور کے نزدیک یہ پوری سورت مکی ہے۔ مقاتل نے درج ذیل آیات کے متعلق کہا ہے کہ یہ مدینہ منورہ میں نازل ہوئی ہے:

''یا یہ (مشرکین) کہتے ہیں کہ ہم ایسی جماعت ہیں جو غالب ہو گی، عنقریب اس جماعت کو شکست دے دی جائے گی اور یہ پیٹھ پھیر کر بھاگے گی، بلکہ ان سے وعدہ کا وقت قیامت ہے اور قیامت بہت سخت اور بہت کڑوی ہے۔''

یہ آیات نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر غزوۂ بدر کے دن نازل ہوئیں اور یہ بھی ہوسکتا ہے کہ یہ آیات آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر پہلے نازل ہوئیں ہوں اور آپ نے صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کے سامنے غزوۂ بدر کے دن ان کی تلاوت کی ہو۔ ترتیب مصحف کے اعتبار سے اس سورت کا نمبر ۵۴ ہے اور ترتیب نزول کے اعتبار سے اس سورت کا نمبر ۳۷ ہے، یہ سورت الطارق کے بعد اور ص سے پہلے نازل ہوئی ہے۔

شق القمر کے متعلق احادیث

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے عہد میں چاند دو ٹکڑے ہو گیا، نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: تم گواہ ہو جاؤ۔ (صحیح البخاری رقم الحدیث ۳۶۳۶)، صحیح مسلم رقم الحدیث ۲۸۰۰، سنن ترمذی رقم الحدیث ۲۲۸۵، سنن نسائی رقم الحدیث ۲۸۰۰، سنن ترمذی رقم الحدیث ۲۲۸۵، سنن نسائی رقم الحدیث ۱۱۵۵۳، مسند احمد ج ۱، ص ۳۷۷)

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ اہل مکہ نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے سوال کیا کہ کوئی معجزہ دکھائیں تو پھر آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ان کو چاند کا پھٹنا دکھا دیا۔

(صحیح البخاری، رقم الحدیث ۳۸۶۷، صحیح مسلم رقم الحدیث ۲۸۰۲)

حضرت جبیر بن مطعم رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے عہد میں چاند کے دو ٹکڑے ہو گئے حتیٰ کہ ایک ٹکڑا پہاڑ کے ایک طرف تھا اور دوسرا ٹکڑا پہاڑ کی دوسری طرف تھا، لوگوں نے کہا (سیدنا) محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) نے جادو کر دیا، پھر ان میں سے بعض لوگوں نے کہا: اگر انہوں نے ہم پر جادو کیا ہے تو وہ سب لوگوں (یعنی مکہ سے باہر کے لوگوں) پر تو جادو نہیں کر سکتے۔

(سنن الترمذی، رقم الحدیث ۳۲۸۹، مسند احمد ج ۴، ص ۸۱)

علامہ سیدنا محمود آلوسی حنفی متوفی ۱۲۷۰ھ لکھتے ہیں:

شق القمر کا واقعہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے عہد میں ہجرت سے پانچ سال پہلے ہوا، کیونکہ ''صحیح بخاری'' اور ''مسلم'' اور ''تفسیر بن جریر'' میں ہے کہ اہل مکہ نے نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے سوال کیا کہ آپ انہیں کوئی معجزہ دکھائیں تو آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ان کو دکھایا کہ چاند دو ٹکڑے ہو گیا حتیٰ کہ انہوں نے حراء پہاڑ کو ان دو ٹکڑوں کے درمیان دیکھا۔

امام ابو داؤد اور امام بیہقی نے روایت کیا ہے کہ ہر طرف سے مکہ میں مسافرین آئے اور انہوں نے یہ شہادت دی کہ چاند دو ٹکڑے ہو گیا ہے۔ چاند کے دو ٹکڑے ہو جانے کے متعلق احادیث صحیحہ بہت زیادہ ہیں اور ان احادیث کے متواتر ہونے میں اختلاف ہے، ''شرح مواقف'' میں علامہ میر سید شریف نے لکھا ہے کہ یہ احادیث مواتر ہیں اسی طرح علامہ سبکی نے ''مختصر

ابن حاجب'' کی شرح میں لکھا ہے، اور میرے نزدیک صحیح یہ ہے کہ چاند کا شق ہونا متواتر ہے، قرآن مجید میں اس کی تصریح ہے اور احادیث صحیحہ میں اس کا بہ کثرت ذکر ہے۔

چاند کے شق ہونے کا واقعہ چاند کی چودھویں شب میں واقع ہوا، مشہور یہ ہے کہ نبی ﷺ نے اپنی انگشت مبارکہ سے اشارہ کیا تو چاند شق ہو گیا لیکن میں نے اس کا ذکر کسی صحیح حدیث میں نہیں دیکھا۔ (روح المعانی جز ۲۷، ص ۱۱۷، ۱۱۳، ملخصا، دار الفکر بیروت ۱۴۱۷ھ)

البتہ امام ابو نعیم الاصبہانی المتوفی ۴۳۰ھ نے یہ حدیث ذکر کی ہے: ''حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما نے بیان کیا ہے کہ مشرکین رسول اللہ ﷺ کے پاس جمع ہوئے، ان میں ولید بن مغیرہ، ابو جہل بن ہشام، العاص بن وائل، العاص بن ہشام، الاسود بن عبد یغوث، الاسود بن المطلب بن اسد بن عبد العزیٰ، زمعۃ بن الاسود، النضر بن الحارث وغیر ہم تھے، پس انہوں نے نبی ﷺ سے کہا: اگر آپ سچے ہیں تو ہمارے لئے چاند کے دو ٹکڑے کر کے دکھائیں، اس کا نصف ابو قبیس (مکہ کا ایک پہاڑ) پر ہو اور اس کا نصف قعیقعان (مکہ کا دوسرا پہاڑ) پر اور رسول اللہ ﷺ نے ان سے پوچھا: اگر میں نے ایسا کر دیا تو تم اس پر ایمان لے آؤ گے؟ انہوں نے کہا ہاں! اور وہ چاند کی چودھویں رات تھی، پھر رسول اللہ ﷺ نے اللہ تعالیٰ سے دعا کی تو چاند کے اسی طرح دو ٹکڑے ہو گئے، ایک ٹکڑا ابو قبیس پر تھا اور دوسرا ٹکڑا قعیقعان پر تھا اور رسول اللہ ﷺ نداء فرما رہے تھے: اے ابو سلمہ بن عبد الاسد اور اے الارقم بن ابی الارقم! گواہ ہو جاؤ۔

(دلائل النبوۃ ج ۱ ص ۲۸۰، رقم الحدیث ۲۰۹، دار النفائس، بیروت)

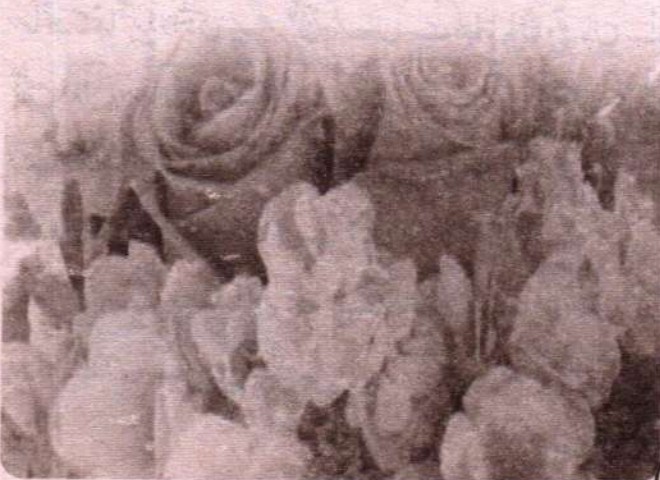
شق القمر کی احادیث ''صحیح بخاری'' میں حضرت انس ابن عباس رضی اللہ عنہم سے مروی ہے حضرت ابن عباس اس وقت پیدا بھی نہیں ہوئے تھے اور حضرت انس اس وقت مکہ میں حاضر نہیں تھے اور مدینہ میں اس وقت ان کی عمر چار یا پانچ سال تھی، سو ان کی احادیث مرسل ہیں اور اس پر محمول ہیں کہ انہوں نے نبی ﷺ سے اس واقعہ کے متعلق سنا تھا، اور ''دلائل النبوۃ'' میں جو حضرت ابن عباس کی حدیث ہے اس کی سند ضعیف ہے۔

(فتح الباری ص ۷، ۷۷۵، دار الفکر، بیروت ۱۴۲۰ھ)

حکایت

ایک روز شیطان انسان کی شکل بن کر ایک ایسے عابد کی راہ میں کھڑا ہو گیا جو عالم نہ تھا۔ عابد تہجد کی نماز کے بعد فجر کی نماز کیلئے مسجد کی طرف تشریف لائے تو راستے میں ابلیس کھڑا تھا۔ السلام علیکم وعلیکم السلام حضرت! مجھے ایک مسئلہ پوچھنا ہے۔ عابد نے فرمایا، جلد پوچھو۔ مجھے نماز کو جانا ہے شیطان نے اپنی جیب سے ایک چھوٹی سی شیشی نکالی اور پوچھا کہ کیا اللہ تعالیٰ قادر ہے کہ ان سارے آسمانوں اور زمین کو اس چھوٹی سی شیشی میں داخل کر دے۔ عابد نے سوچا اور کہا کہاں آسمان اور زمین اور کہاں یہ چھوٹی سی شیشی۔ شیطان نے کہا بس اتنا ہی پوچھنا تھا۔ شیطان نے اپنے لشکر شیاطین سے کہا کہ دیکھو میں نے اس جاہل عابد کی راہ ماردی اس کو اللہ تعالیٰ کی قدرت پر ہی ایمان نہیں عبادت کس کام کی۔

طلوع آفتاب کے قریب ایک عالم جلدی کرتے ہوئے تشریف لائے۔ اس نے کہا السلام علیکم وعلیکم السلام مجھے ایک مسئلہ پوچھنا ہے۔ انہوں نے فرمایا پوچھو، جلد پوچھو نماز کا وقت بہت کم ہے۔ اس نے وہی سوال کیا۔ عالم نے کہا۔ ملعون تو ابلیس معلوم ہوتا ہے۔ ارے وہ قادر ہے کہ یہ شیشی تو بہت بڑی ہے۔ ایک سوئی کے ناکے کے اندر اگر چاہے تو کروڑوں آسمان و زمین داخل کر دے۔ عالم صاحب کے تشریف لے جانے کے بعد شیطان اپنے لشکر سے بولا! دیکھا یہ علم کی طاقت ہے۔



حضرت مولانا عبدالشکور رحمۃ اللہ علیہ کی کتاب سے:

میں چیچہ وطنی (پنجاب) سے تقریر کر کے جا رہا تھا کچھ ساتھی ساتھ تھے، ایک آدمی کو دیکھا چارپائی پر بیٹھا تھا، مکھیاں اس کے پاس بھنبھنا رہی تھیں، عجیب حالت تھی چہرہ زرد ہے، غبار و گردھے، عجیب دردانہ اس کا کوئی ہمدرد ہے، مجھے سمجھ نہ آئی یہ کون ہے، میں اس کے قریب گیا تو کہنے لگا "او مولانا! ادھر تشریف لائیں، پیلے دانت، ہڈیوں کا ڈھانچہ، کمزور سانچہ، اس کے پاؤں پر ایک کپڑا پڑا ہوا تھا۔

ایک عبرت ناک اور سچا واقعہ

ضرور پڑھئے فائدہ ہوگا

آمنہ فہیم

اس نے کہا مجھے عبرت سے دیکھو، ابھی آپ کی تقریر کی آواز یہاں آ رہی تھی اور میں سن رہا تھا۔

کہنے لگا یہاں میرا مکان تھا، دوکان تھی، کاروبار تھا، میں کون تھا میں ایک شیر جیسا انسان تھا، لیکن اب بھیک مانگتا ہوں اور اب کوئی بھیک بھی نہیں دیتا، بلکہ مجھ پر لوگ لعنت کرتے ہیں۔

کہنے لگا غور سے سننا، عبرت کی بات بتا رہا ہوں، اس نے میرا ہاتھ پکڑا اور کافی دیر تک روتا رہا کہنے لگا میں وہ بدنصیب ہوں جس نے اپنی ماں کے چہرے پر جوتے مارے ہیں۔ (استغفراللہ)

کہنے لگا ایک رات اپنے بدکردار غنڈے دوستوں کے ساتھ سینما گیا واپسی پر گھر پہنچ کر ماں سے کھانا مانگا، تو ماں نے شرم دلائی، ساری رات آوارہ گردی کرتا ہے کبھی پولیس پکڑتی ہے، نہ تمہارا باپ ایسا تھا نہ دادا اور نہ یہ تیری ماں ایسی ہے تو کن غنڈوں میں پھنس گیا ہے اس نے اپنی ممتا کا غصہ اتارا مجھ پر۔

بس مجھے غصہ آیا اور جوتا لے کر ماں کو مارنے لگا، اس میں دو جوتے اس کے منہ پر لگے۔

ماں کے منہ سے اتنی آواز سنی، اے عرش والے! اس لئے بچہ دیا تھا کہ آج میں جوتے کھا رہی ہوں، اے رب مجھے اپنے پاس بلالے، اب مزید جوتے نہیں کھا سکتی۔ اے رب جس نے ماں کے منہ پر جوتے مارے اس کتے کو تو دنیا اور آخرت میں برباد کر دے۔ کہنے لگا اس وقت ماں کی ان باتوں کو سن کر سو گیا، رات پاؤں میں ایک درد اٹھا، پاؤں لرزنے لگا، صبح تک پاؤں سوجھ کر بہت موٹا ہو گیا، ڈاکٹروں کو دکھایا لاہور گیا ملتان نشتر ہسپتال گیا، آخر پاؤں کاٹنا پڑا اور پھر مسلسل پاؤں کٹتے گئے کٹتے گئے!

اس نے اپنے پاؤں کے حصے سے کپڑا اٹھایا بہت پیپ بہہ رہی تھی، کہنے لگا یہ زخم نہیں ماں کی بددعا ہے اللہ کا قہر ہوا مجھ پر، ماں تو رو رو کر ایک ہفتے میں چل بسی، جائیداد گئی، مال گیا، بیوی گئی، بیٹے گئے، ۴ سال سے یہاں پڑا ہوں، پیپ مسلسل بہہ رہی ہے، ایسا لگتا ہے کہ ہر وقت کتے کاٹ رہے ہیں، نیند نہیں آتی، گزرنے والے کہتے ہیں یہ وہ لعنتی ہے جس نے اپنی ماں کو جوتوں سے مارا ہے، کتے کی طرح میرے سامنے روٹی پھینکتے ہیں، بیٹوں کو بلاتا ہوں نہیں آتے ابا نہیں کہتے، کہنے لگا مولانا مجھے روٹھا رب راضی کرا دو، ماں کے ایک لفظ نے اللہ کے قہر سے مجھے بربار کر دیا، "اتنا کہہ کر وہ گر پڑا اور روتا رہا، پھر اسنے آنکھ نہ کھولی۔

مولانا فرماتے ہیں:

خدا کی قسم یہ منظر میں نے اپنی آنکھوں سے دیکھا ہے۔

اے اللہ پاک تو ہمیں والدین کا فرمانبردار بنا دے۔ آمین

اللہ اپنے بندوں پر مہربان ہے

انتخاب: فیضان آمنہ

حضرت موسیٰ علیہ السلام اُس شہر میں گئے اور اُسے نکال باہر کیا وہ دوسری بستی چلا گیا

بنی اسرائیل میں ایک نہایت بدکردار شخص تھا اہل شہر اس کی بدکرداری سے تنگ آ گئے تھے۔ انہوں نے اس بدکردار سے محفوظ رہنے کے لئے اللہ سے دعا کی۔

اللہ تعالیٰ نے حضرت موسیٰ علیہ السلام کو بذریعہ وحی حکم دیا کہ فلاں شہر میں فلاں شخص رہتا ہے اس کو نکال دیجئے کہیں ایسا نہ ہو کہ اس کی وجہ سے پورے شہر پر آگ برسائی جائے۔

حضرت موسیٰ علیہ السلام اُس شہر میں گئے اور اُسے نکال باہر کیا وہ دوسری بستی چلا گیا وہاں سے بھی نکالے جانے کا حکم ہوا وہاں سے بھی نکال دیا گیا وہ الگ تھلگ ایک غار میں جا کر رہائش پذیر ہوا جہاں چرند پرند اور انسان کا گزر نہ تھا۔

وہ اس غار میں بیمار ہو گیا۔ اُس نے کہا کاش میرے ماں باپ میرے پاس ہوتے جو میری تیمارداری کرتے، کاش میری بیوی اور میرے بچے میرے پاس ہوتے جو کہ تیمارداری کرتے بیماری اور اقرباء کی جدائی کی بدولت وہ نہایت عاجز ہو کر اللہ کے حضور التجا کرنے لگا۔

اے میرے رب! میں بدکار ہوں، میری بدکاری کی بدولت مجھے شہر اور بستی سے نکال دیا گیا اب اس غار میں مجھے اپنی رحمت سے دور نہ رکھ مجھے میرے گناہوں کی بدولت جہنم رسید نہ کرنا اللہ تعالیٰ نے اس کی دلجوئی کے لئے ملائکہ کو اس کے والدین اور بیوی بچوں کی شکل میں بھیجا وہ انہیں دیکھ کر خوش ہوا اور مر گیا حضرت موسیٰ علیہ السلام کو حکم ہوا ''فلاں غار میں ہمارا دوست مر گیا جا کر اُس کی تجہیز و تکفین کرو۔''

آپ علیہ السلام نے وہاں جا کر اُس شخص کو دیکھا جس کو شہر اور بستی سے بدر کیا تھا آپ علیہ السلام نے اللہ تعالیٰ سے عرض کی کہ یہ تو وہ شخص ہے جسے آپ کے حکم سے شہر اور بستی سے نکالا تھا۔

اس پر ارشاد ہوا:

''اس نے عاجزی کی اور تکالیف پر صبر کیا اور گناہوں کی معافی مانگی ہم نے اس کے گناہ معاف کر دیئے۔''

جب کوئی مسافر، مسافری میں دنیا سے رخصت ہوتا ہے تو اس کے دم واپسی سے قبل اللہ تعالیٰ فرشتے اس کے عزیز و اقارب کے روپ میں بھیج دیتا ہے جنہیں دیکھ کر وہ مسرور ہو جاتا ہے موت کے بعد یہی فرشتے اس کے لئے دعائے مغفرت کرتے ہیں۔

فرمانِ الٰہی ہے:

''اللہ اپنے بندوں پر مہربان ہے۔''

(سورۃ الشوریٰ:۱۹)

(مکاشفۃ القلوب صفحہ ۳۱،۳۲، مصنف حضرت امام غزالی رحمۃ اللہ علیہ، مترجم: علامہ عصر صابری چشتی قادری)

سیّدنا حضرت حمزہ بن عبدالمطلب رضی اللہ عنہ

تحریر: محمد بدر الاسلام صدیقی

جو رسول انور ﷺ کے باعظمت چچا، رضاعی بھائی اور خالہ زاد ہیں۔
جو ہاشمی خاندان کے معزز سردار ہیں
جو مشرف باسلام ہو کر رسول اللہ ﷺ کے دست و بازو بنے۔
جنہوں نے اسلام کا علی الاعلان اظہار کیا۔
جنہوں نے اللہ کی راہ میں ہجرت کا شرف پایا۔
جو اسلام کے پہلے علم بردار ہیں۔
جنہوں نے معرکہ بدر میں جاں نثاری کے نقوش رقم کئے۔
جن کی شجاعت اور بہادری عرب میں ضرب المثل تھی۔
جنہوں نے غزوۂ احد میں جاں نثاری کا حق ادا کر کے جام شہادت نوش فرمایا۔
جن کا اعزاز اللہ تعالیٰ کے ہاں سید الشہداء ہے۔
جن کو ملائکہ نے غسل دیا۔
جن کا شکم اقدس چاک کر کے دل و جگر کے ٹکڑے کئے گئے۔
جن کی نعش مبارک پر خواجہ دو جہاں نے آنسو بہائے۔
جن کا جسد انور چالیس سال بعد بھی تر و تازہ معطر و معنبر تھا۔
جن کی آرام گاہ رسول اللہ ﷺ کے محب و محبوب جبل احد کے دامن میں ہے۔

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى قُبْضَةِ النُّوْرِ وَرَوْضَةِ الْحُضُوْرِ أَصْلِ الْأُصُوْلِ وَوَصْلِ الْوُصُوْلِ يَنْبُوْعِ الْحَقَائِقِ وَمَجْمَعِ الدَّقَائِقِ، مُبِيْدِ الْفُجَّارِ وَقَاطِعِ الْكُفَّارِ، صَلَاةً مُّتَوَالِيَةَ التَّكْرَارِ، مَا تَعَاقَبَ اللَّيْلُ وَالنَّهَارُ، تُبَلِّغُنِيْ بِهَا الْمَنَاجِحَ وَالْأَوْطَارَ وَاكْفِنِيْ بِهَا اَللّٰهُمَّ يَا مُعِزُّ يَا مُذِلُّ يَا سَمِيْعُ خَدِيْعَةِ مَكْرِ الْأَعْدَاءِ وَالْفُجَّارِ وَأَهْلِ الْحِقْدِ وَالْإِضْرَارِ بِحَقِّ عَبْدِكَ، حَمْزَةَ بْنِ عَبْدِ الْمُطَّلِبِ

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

اَلسَّلَامُ يَا عَمَّ رَسُوْلِ اللّٰهِ وَأَسَدُ اللّٰهِ أَسَدُ رَسُوْلِهٖ يَا حَمْزَةُ يَا فَاعِلَ الْخَيْرَاتِ۔ يَا حَمْزَةُ يَا كَاشِفَ الْكُرُبَاتِ يَا حَمْزَةُ يَا ذَابًّا عَنْ وَجْهِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ۔

نام و نسب

حمزہ نام نامی ابو یعلیٰ، ابو عمارہ کنیت اسد اللہ لقب آپ قریشی ہاشمی، مکی، بدری تھے۔ رسول اللہ ﷺ کے چچا اور رضاعی بھائی تھے ابولہب کی لونڈی حضرت ثویبہ رضی اللہ عنہا کا دودھ پیا تھا۔ والد گرامی عبدالمطلب، والدہ ہالہ بنت وُہیب/ اُہیب/ وہب، سیدہ آمنہ رضی اللہ عنہا کی چچا زاد بہن تھیں۔ حضرت عبدالمطلب نے بنو زہرہ میں اپنے محبوب فرزند حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ کی سیدہ آمنہ رضی اللہ عنہا سے شادی کی، اسی تقریب میں حضرت آمنہ رضی اللہ عنہا کے چچا سے ان کی دختر نیک اختر حضرت ہالہ بنت وہیب کا اپنے لئے رشتہ طلب کیا پھر اسی زوجہ سے حضرت حمزہ رضی اللہ عنہ کی ولادت ہوئی۔ سلسلہ نسب اس طرح ہے حمزہ بن عبدالمطلب بن ہاشم بن عبد مناف بن قصی۔
نبی کریم ﷺ سے دو سال یا چار سال پہلے پیدا ہوئے۔

خاندان مبارکہ

سیدنا حمزہ رضی اللہ عنہ قریشی ہاشمی ہیں بنی قریش اور بنی ہاشم کی فضیلت میں احادیث مبارکہ موجود ہیں۔ حضرت سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا:
"جو شخص قریش کی رسوائی کا خواہاں ہو اللہ تعالیٰ اسے رسوا کرے۔" ماخوذ از: کتاب چراغ ہدایت سیّد الشہداء ۲۰۰۸ء)

توبہ کی بابت شرعی اصلاح

تحریر: مفتی منیب الرحمٰن

ہمارے ہاں بہت سے دینی امور سے اُن کی روح نکال کر رسمی حیثیت دے دی جاتی ہے، جیسے گزشتہ چند سالوں سے ٹیلی ویژن چینلز پر اور مجالس میں خوش گلو نعت خواں ''میری توبہ قبول ہو'' پر مشتمل اشعار پڑھ کر سب کو توبہ سے فارغ کر دیتے ہیں، حالانکہ توبہ نعت خوانی کے انداز میں اشعار پڑھنے کا نام نہیں ہے، بلکہ توبہ ایک مربوط قلبی اور روحانی عمل کا نام ہے، جس کی روح یہ ہے:

(الف: بندۂ مومن اپنی معصیتوں اور گناہوں کا اللہ تعالیٰ کے حضور اقرار کرے

(ب) پھر اُن پر اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں نادم وشرمسار ہو اور اللہ تعالیٰ سے اُن کی معافی مانگے، حدیث پاک میں ہے: اَلنَّدَمُ تَوْبَۃٌ یعنی گناہوں پر ندامت ہی (حقیقی) توبہ ہے، (سنن ابن ماجہ: ۴۲۵۲)''

(ج) شرعی تعلیمات کے مطابق اُن گناہوں اور تقصیرات کی تلافی کرے، مثلاً:

۱) جتنی قضا نمازیں اُس کے ذمے باقی ہیں، اُن کی قضا پڑھے۔

۲) ماضی کے سالوں کی جو زکوٰۃ اُس کے ذمے ہے، اُسے ادا کرے۔

۳) ماضی میں جو روزے چھوٹ گئے ہیں، اُن کی قضا رکھے۔

۴) بندوں کی جو حق تلفی ہوئی ہے، اس کی تلافی یا ازالہ کرے اور اُن سے معافی مانگے۔

۵) دیگر شعبوں میں بھی تلافی کی جو صورتیں شریعت نے مقرر کی ہیں، اُن کو اختیار کرے۔

۶) اللہ تعالیٰ سے عہد کرے کہ آئندہ وہ ان گناہوں کا اعادہ نہیں کرے گا او اللہ تعالیٰ سے اس پیمانِ وفا پر قائم رہنے کی توفیق مانگے۔

۷) اعلانیہ گناہوں کی توبہ بھی اعلانیہ کرنی ہو گی، حدیث پاک میں ہے:

ترجمہ: ''حضرت معاذ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: میں نے عرض کی: یا رسول اللہ (صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم) مجھے وصیت فرمائیے، آپ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے فرمایا: جس قدر تمہارے بس میں ہے، اللہ کے تقوے کو اپنے اوپر لازم کر لو اور اللہ کو ہر شجر و حجر کے پاس (یعنی ہر مقام پر) یاد کرو اور تم نے کوئی گناہ کیا ہو تو اللہ کی رضا کے لئے جلد توبہ کرو، پوشیدہ گناہ کی پوشیدہ اور اعلانیہ گناہ کی اعلانیہ۔

(المعجم الکبیر للطبرانی: ۳۳۱)

سرکارِ دو عالم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اور عم محترم حضرت ابو طالب



پیر کرم شاہ الازہری (ضیاء النبی سے)

حضرت عبدالمطلب کی وصیت کے مطابق سرور دو عالم کی نگہداشت کی سعادت حضرت ابو طالب کے حصہ میں آئی۔ آپ کی مالی حالت اچھی نہ تھی لیکن اس کے باوجود آپ نے خدمت گزاری کا حق ادا کر دیا۔ آپ اپنے بچوں سے بھی زیادہ حضور سے پیار کرتے۔ ایک لمحہ کیلئے بھی اپنی آنکھوں سے اوجھل نہ ہونے دیتے رات کو سوتے تو حضور کو اپنے پہلو میں لٹاتے۔ کھانے کا وقت ہوتا تو اس وقت تک دستر خوان نہ چنا جاتا جب تک حضور تشریف نہ لاتے۔ اگر حضور موجود نہ ہوتے تو اپنے کسی بچے کو بھیجتے تا کہ حضور کو ڈھونڈ کر لے آئے حضور کے آنے کے بعد کھانا شروع کیا جاتا۔ اپنے چچا کے دستر خواں پر جب شریک ہوتے تو اس کی برکتیں بھی ظہور پذیر ہوتیں۔ اگر آپ کے بچے کبھی حضور کے بغیر کھانا کھاتے تو کھانا پورا نہ ہوتا اور بھوکے اُٹھ آتے لیکن جب حضور تشریف فرما ہوتے تو سارے خوب سیر ہو کر کھاتے اور کھانا بھی بچ جاتا۔ یہ دیکھ کر ابو طالب کہتے اِنَّكَ لَمُبارَكٌ اے میرے بیٹے! تو بڑا بابرکت ہے۔

عام بچے بیدار ہوتے تو ان کے بال بکھرے ہوئے، آنکھیں چیپکی ہوئی، چہرے زردی مائل کملائے ہوئے ہوتے لیکن حضور جب صبح کو بیدار ہوتے تو ہشاش بشاش چہرہ، آئینہ کی طرح صاف ہوتا، آنکھیں سرمگیں اور موئے مبارک جیسے کسی نے تیل ڈال کر کنگھی کر دی ہو۔ ام ایمن کہتی ہیں کہ میں نے کبھی بچپن میں بھی عام بچوں کی طرح حضور کو بھوک کی شکایت کرتے نہیں سنا۔

حضرت ابو طالب کے بیٹھنے کیلئے گدا بچھایا جاتا تھا۔ حضور تشریف لے جاتے تو بے درنگ اس پر بیٹھ جاتے ابو طالب کہتے

''اِنَّكَ لَمُبَارَكٌ''

''میرے بھتیجے کا حال عظیم مستقبل کی غمازی کرتا ہے۔''

اسی زمانے میں عرب کے نامور قیافہ شناس گاہے گاہے مکہ مکرمہ آیا کرتے اور جب بھی ان میں سے کوئی وہاں آتا تو لوگ اپنے بچوں کو ان کے پاس لے جاتے ہیں اور ان کے مستقبل کے بارے میں ان کی رائے معلوم کرتے اس قسم کے متعدد واقعات میں سے چند واقعات ہدیہ قارئین ہیں۔

ایک قیافہ شناس کی آمد مکہ میں

نبی ازد کا ایک خاندان ''لہب'' ہے جو قیافہ شناسی میں بڑی شہرت رکھتا تھا، اس کا ایک ماہر قیافہ شناس، جب کبھی مکہ مکرمہ آیا کرتا تو لوگ اپنے بچے اس کے پاس لے جاتے تا کہ ان کے مستقبل کے بارے میں اپنے علم قیافہ کی مدد سے انہیں کچھ بتائے ایک دفعہ جب وہ مکہ آیا تو حضرت ابو طالب حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو بھی لے کر اس کے پاس گئے اس نے ایک مرتبہ دیکھا پھر وہ دوسرے بچوں کو دیکھنے میں مصروف ہو گیا جب فارغ ہوا تو کہنے لگا ابھی ابھی میں نے ایک بچہ دیکھا تھا وہ کہاں ہے اسے میرے پاس لے آؤ۔ حضرت ابو طالب نے جب حضور کے بارے میں اس کی شدید حرص کو دیکھا تو آپ نے حضور کو چھپا دیا۔ وہ بار بار اصرار کرتا وہ بچہ میرے پاس لاؤ۔ وہ بچہ مجھے دکھاؤ بخدا اس کی شان بڑی بلند ہو گی۔

''لیکن حضرت ابو طالب، حضور کو لے کر چلے گئے پھر اس کے اصرار کے باوجود اسے نہیں دکھایا۔''

ابو طالب آپ کی کنیت تھی آپ کا نام عبد مناف تھا۔ روافض کا یہ کہنا کہ آپ کا نام عمران تھا اور قرآن کریم کی اس آیت میں آل عمران سے مراد بھی ابی طالب ہے سراسر باطل ہے آیت یہ ہے:

''کہ بے شک اللہ تعالیٰ نے چن لیا آدم کو، نوح کو، آل ابراہیم کو اور آل عمران کو تمام جہانوں پر۔''

یہ آیت سورہ آل عمران کی آیت نمبر ۳۳ ہے اور اسی سورت کی آیت نمبر ۳۶ میں عمران سے مقصود کیا ہے قرآن کریم نے واضح

کر دیا۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:
’’جب عرض کی عمران کی بیوی نے اے میرے رب! میں نذر مانتی ہوں تیرے لئے جو میرے شکم میں ہے سب کاموں سے آزاد کر کے، سو قبول فرمالے یہ نذرانہ مجھ سے، بے شک تو ہی (دعائیں) سننے والا (نبیوں کو) جاننے والا ہے۔‘‘
ہر بچہ بھی جانتا ہے کہ یہ خاتون جو عمران کی بیوی ہے وہ حضرت مریم کی والدہ تھیں اور عمران آپ کے والد کا اسم گرامی تھا نہ کہ حضرت ابو طالب کا۔
قرآن کریم کے کلام الٰہی ہونے کی ایک قوی دلیل یہ بھی ہے کہ وہ اپنی وضاحت خود کر دیتا ہے اور کسی تحریف کرنے والے کو اجازت نہیں دیتا کہ وہ اپنی ہوا و ہوس کے مطابق اس کی آیتوں کو معانی کا جامہ پہناتا رہے۔

صدقہ فطر کے مسائل

حافظ لیاقت علی گورنمنٹ ایلیمنٹری کالج چنیوٹ

1. عید الفطر کی صبح صادق سے صدقہ فطر کا ادا کرنا واجب ہو جاتا ہے۔ (الہدایہ ج ۱)
2. مستحب یہ ہے کہ لوگ عید الفطر کے دن عید گاہ کی طرف نکلنے سے پہلے فطرہ ادا کر دیں کیونکہ حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم (عید کیلئے) نکلنے سے پہلے نکال دیا کرتے تھے۔
3. اگر لوگوں نے صدقہ فطر کو (رمضان میں) (عید سے پہلے ادا کر دیا تو یہ جائز ہے۔
4. اگر کسی نے صدقہ فطر عید کے بعد تک ادا نہ کیا تو یہ صدقہ فطر (ان کے ذمے سے) ساقط نہ ہوگا۔ اس پر (صدقہ فطر کا) نکالنا واجب رہے گا۔ (الہدایہ ج ۱)
5. صدقہ فطر واجب ہونے کیلئے روزہ رکھنا شرط نہیں اگر کسی نے کسی عذر کی وجہ سے یا معاذ اللہ بلا عذر روزہ نہ رکھا جب بھی واجب ہے۔ (بہار شریعت)
6. عید کا دن آنے سے پہلے ماہِ رمضان میں بلکہ ماہ رمضان سے بھی پہلے صدقہ فطر ادا کر دیا تو جائز ہے۔ فتاویٰ فقیہ ملت ج ۳، صدقۃ الفطر)
7. صدقہ فطر ان تمام مسلمان مرد و عورت پر واجب ہے جو ’’صاحب نصاب‘‘ ہوں اور اُن کا نصاب حاجات اصلیہ (یعنی ضروریات زندگی سے) فارغ ہو۔
8. جس کے پاس ساڑھے سات تولے سونا یا ساڑھے باون تولہ چاندی یا ساڑھے باون تولہ چاندی کی رقم یا اتنی مالیت کا مال تجارت ہو (اور یہ سب حاجاتِ اصلیہ سے فارغ ہوں) اُس کو صاحب نصاب کہتے ہیں۔
9. صدقہ فطر کے مصارف وہی ہیں جو زکوٰۃ کے ہیں یعنی جن کو زکوٰۃ دے سکتے ہیں انہیں فطرہ بھی دے سکتے ہیں اور جن کو زکوٰۃ نہیں دے سکتے اُن کو فطرہ بھی نہیں دے سکتے۔
10. ساداتِ کرام کو صدقہ فطر نہیں دے سکتے۔

(فیضانِ سنت، فیضانِ عید الفطر)

موجودہ دور کے مطابق
ادبی لطائف

انتخاب: محمد ذیشان غوری

ایک گاؤں میں سیلاب آ گیا، ایک حکومتی افسر گاؤں پہنچا اور لوگوں سے مخاطب ہوتے ہوئے کہا کہ پانی کا بہاؤ بہت بڑھ گیا ہے، پانی خطرے کے نشان سے ۲ فٹ اونچا ہو گیا ہے۔ لوگوں نے خوفزدہ ہو کر کہا کہ اب کیا ہوگا؟ افسر نے کہا گھبرانے کی ضرورت نہیں، ہم نے انتظام کر لیا ہے۔ خطرے کے نشان کو دوفٹ سے بڑھا کر چارفٹ کر دیا ہے۔

یہ لطیفہ ان معاشی پالیسیاں بنانے والے ماہرین کے نام ہے جو مہنگائی کے اسباب ختم کرنے کے بجائے تنخواہ میں اضافے کی بات کرتے ہیں جب کہ دنیا کے معاشی ماہرین کے مطابق تنخواہ میں اضافہ منگائی میں اضافے کا سبب بنتا ہے۔



پولینڈ میں ایک بچے نے اپنی ٹیچر کو بتایا کہ ہماری بلی نے چار بچے دیئے ہیں، وہ سب کے سب کمیونسٹ ہیں۔ ٹیچر نے خوب شاباش دی۔ ہفتہ بھر بعد جب اسکول انسپکٹر معائنے کیلئے آئے تو ٹیچر نے بچے سے کہا کہ بلی والی بات پھر سے کہئے، بچے نے کہا ہماری بلی نے چار بچے دیئے ہیں وہ سب کے سب جمہوریت پسند ہیں۔ ٹیچر نے بوکھلا کر کہا ہفتہ بھر پہلے تو تم نے اس طرح بات نہیں کی تھی، بچہ بولا جی ہاں مگر اب بلی کے بچوں کی آنکھیں کھل گئی ہیں۔

سیاسی جماعتوں کے ان عہدیداروں کے نام جو پارٹی بدل کر دوسری پارٹی میں چلے جاتے ہیں سابقہ پارٹی میں اس طرح کیڑے نکالتے ہیں جیسے پارٹی بدلتے ہی ان کی آنکھیں کھلی ہیں۔



لندن کی ایک بیکری کے کباب عموماً ملکہ کے لئے قصر بکنگھم میں جاتے تھے۔ دوستوں کے مشورے پر بیکری والے نے دکان پر ایک بڑے سائز کا بورڈ نصب کرایا جس پر تحریر تھا کہ ہمارے یہاں کے کباب ملکہ معظمہ بڑے شوق سے تناول فرماتی ہیں۔ قریب کے دوسرے بیکری والے کو اس کی یہ بات زیادہ پسند نہیں آئی۔ اس نے فوراً دکان پر ایک بورڈ لگوایا جس پر تحریر تھا اے اللہ! ہماری ملکہ کی صحت کی حفاظت فرما۔

اپوزیشن کی سیاست کا کردار ادا کرنے والے سیاستدانوں کے نام۔



کہتے ہیں کہ ہندوستان میں کرنسی نوٹ جب پہلی بار تصویر کے ساتھ جاری کئے گئے تو اس وقت کے مذہبی حلقوں میں بے چینی پیدا ہوئی، اس ضمن میں ایک وفد اس دور کے ایک بڑے عالم کی خدمت میں حاضر ہوا اور ان سے پوچھا کہ کرنسی نوٹ پر تصویر کا ہونا صحیح ہے یا غلط؟ محترم عالم دین نے بڑے اطمینان سے جواب دیا۔ میرے بھائیو! میرے فتویٰ دینے کا کوئی فائدہ نہیں ہے کیونکہ مجھے یقین ہے کہ میرا فتویٰ نہیں چلے گا کرنسی نوٹ چل جائے گا۔

دور حاضر کے تقاضوں سے لاعلم اور بے خبر علما کرام کے نام۔



ایک شہری خاتون گاؤں میں عورتوں کو حساب سکھا رہی تھیں۔ اس نے ایک عورت سے پوچھا کہ اگر تمہارے پاس پچاس روپے ہوں اس میں سے تم بیس روپے اپنے شوہر کو دے دو تو بتاؤ تمہارے پاس کتنے روپے بچیں گے؟ عورت نے جواب دیا کچھ بھی نہیں۔ خاتون نے دیہاتی عورت کو ڈانٹتے ہوئے کہا۔ احمق عورت! تم حساب بالکل نہیں جانتی ہو۔ دیہاتی عورت نے جواب دیا۔ آپ بھی میرے شوہر "شیرو" کو نہیں جانتی ہو وہ سارے روپے مجھ سے چھین لے گا۔

یہ لطیفہ ان ماہرین کے نام جو پالیسیاں بناتے وقت زمینی حقائق سے لاعلم ہوتے ہیں۔



ایک مولوی صاحب کسی گاؤں پہنچے۔ انہیں تبلیغ کا شوق تھا جمعہ کا خطبہ پورے ایک ہفتے میں تیار کیا لیکن قدرت کا کرنا ایسا ہوا کہ جمعہ کے دن صرف ایک نمازی مسجد میں آیا۔ مولوی صاحب کی سمجھ میں نہیں آ رہا تھا کہ کیا کریں۔ انہوں نے اس شخص سے کہا کہ تم واحد آدمی ہو جو مسجد میں آئے ہو۔ بتاؤ مجھے کیا کرنا چاہئے؟ وہ شخص بولا۔ مولوی صاحب! میں ایک دیہاتی آدمی ہوں مجھے اتنا پتا ہے کہ میں اگر بھینسوں کیلئے چارہ لے کر پہنچوں گا اور وہاں صرف ایک بھینس ہو تو میں اسے چارہ ضرور دوں گا۔ مولوی صاحب بہت خوش ہوئے۔ انہوں نے بھی پوری تقریر کر ڈالی۔ اس کے بعد انہوں نے دیہاتی سے پوچھا کہ بتاؤ خطبہ کیسا تھا؟ دیہاتی نے لمبی جمائی لی اور کہا۔ مولوی صاحب! میں ایک دیہاتی آدمی ہوں صرف اتنا جانتا ہوں کہ اگر میرے سامنے ایک بھینس ہو گی تو میں ساری بھینسوں کا چارہ اس کے آگے نہیں ڈالوں گا۔

نصاب تعلیم مرتب کرنے والوں کے نام۔



قدیم نوادرات جمع کرنے کی شوقین ایک خاتون نے دیکھا کہ ایک شخص اپنی دکان کے کاؤنٹر پر بلی کو جس پیالے میں دودھ پلا رہا ہے اس چینی کے قدیم پیالے کی قیمت تیس ہزار ڈالر سے کم نہیں۔ خاتون نے سوچا کہ شاید یہ شخص اس پیالے کی قیمت سے ناواقف ہے۔ اس خاتون نے اپنے طور پر بے حد چالاکی سے کام لیتے ہوئے کہا۔ جناب! کیا آپ یہ بلی فروخت کرنا پسند کریں گے؟ تو اس شخص نے کہا۔ یہ میری پالتو بلی ہے، پھر بھی آپ کو یہ اتنی ہی پسند ہے تو پچاس ڈالر میں خرید لیجئے۔

خاتون نے فوراً پچاس ڈالر نکال کر اس شخص کو دے دیئے اور بلی خرید لی، لیکن جاتے جاتے اس دکان دار سے کہا۔ میرا خیال ہے کہ اب یہ پیالہ آپ کے کسی کام کا نہیں رہا۔ برائے کرم اسے بھی مجھے دے دیجئے۔ میں اس پیالے میں بلی کو دودھ پلایا کروں گی دکان دار نے کہا۔ خاتون! میں آپ کو یہ پیالہ نہیں دے سکتا۔ کیونکہ اس پیالے کو دکھا کر اب تک ۳۰۰ بلیاں فروخت کر چکا ہوں۔

پاکستان میں بسنے والے ان باشعور عوام کے نام جنہیں طرح طرح سے بے وقوف بنایا جاتا ہے۔



ہزار دن تک نیکیاں

اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى سَيِّدِنَا وَمَوْلٰنَا مُحَمَّدٍ وَّعَلٰى اٰلِ سَيِّدِنَا وَمَوْلٰنَا مُحَمَّدٍ كَمَا تُحِبُّ وَتَرْضٰى لَهٗ

فضیلت: مزرع الحسنات میں ہے کہ جو شخص یہ درود پاک ایک مرتبہ پڑھتا ہے تو ستر فرشتے ایک ہزار دن تک اس کے نامۂ اعمال میں نیکیاں لکھتے رہتے ہیں۔

خزینۂ فضائل و برکات

صَلَّى اللّٰهُ عَلَى النَّبِيِّ الْاُمِّيِّ وَاٰلِهٖ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَلٰوةً وَّ سَلَامًا عَلَيْكَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ

یہ درود شریف ہر نماز کے بعد خصوصاً بعد نمازِ جمعہ مدینہ منورہ کی جانب منہ کر کے ۱۰۰ مرتبہ پڑھنے سے بے شمار فضائل و برکات حاصل ہوتے ہیں۔

"میں ڈاکو ضرور آں پر بے غیرت نئی آں"

مولانا ضیاءاللہ خان کا خط

مولانا ضیاءاللہ صاحب نے اپنی کتاب میں لکھا، فرماتے ہیں۔"مجھے وہاڑی کے اک گاؤں سے بڑا محبت بھرا خط لکھا گیا کہ مولانا صاحب ہمارے گاؤں میں آج تک سیرالنبی پر بیان نہیں ہوا۔ ہمارا بہت دل کرتا ہے، آپ ہمیں وقت عنائیت فرما دیں، ہم تیاری کر لیں گے۔

"میں نے محبت بھرے جزبات دیکھ کر خط لکھ دیا کہ فلاں تاریخ کو میں حاضر ہو جاؤں گا۔ دیئے گئے وقت پر میں فقیر ٹرین پر سے اتر کر تانگہ پر بیٹھ کر گاؤں پہنچ گیا تو آگے میزبانوں نے مجھے ہدیہ پیش کر کے کہا مولانا آپ جا سکتے ہیں ہم بیان نہیں کروانا چاہتے۔ وجہ پوچھی تو بتایا کہ ہمارے گاؤں میں 90% قادیانی ہیں وہ ہمیں دھمکیاں دیتے ہیں کہ نا تو تمہاری عزتیں نہ مال نہ گھر بار محفوظ رہیں گے اگر سیرالنبی پر بیان کروایا تو۔ مولانا ہم کمزور ہیں غریب ہیں تعداد میں بھی کم ہیں اس لیئے ہم نہی کر سکتے۔

"میں نے لفافہ واپس کر دیا اور کہا بات تمہاری ہوتی یا میری ہوتی تو واپس چلا جاتا بات مدینے والے آقا ﷺ کی عزت کی آ گئی ہے اب بیان ہوگا ضرور۔ وہ گھبرا گئے کہ آپ تو چلے جائیں گے مسئلہ تو ہمارے لیئے ہوگا۔ میں نے کہا،"اس گاؤں کے آس پاس کوئی ڈنڈے والا ہے؟" انہوں نے بتایا کہ گاؤں سے کچھ دور نورا ڈاکو ہے پورا علاقہ اس سے ڈرتا ہے۔ میں نے کہا چلو مجھے لے چلو نورے کے پاس جب ہم نورے کے ڈیرے پر پہنچے دیکھ کر نورا بولا اج کھیرا ے مولوی کیوں آ گئے نے؟ میں نے کہا کہ بات حضور ﷺ کی عزت کی آ گئی ہے تم کچھ کرو گے؟ میری بات سن کر نورا بجلی کی طرح کھڑا ہوا اور بولا:"میں ڈاکو ضرور آں پر بے غیرت نئی آں"

وہ ہمیں لے کر چل نکلا مسجد میں تین گھنٹے بیان کیا میں نے اور نورا ڈٹ کر کھڑا رہا آخر میں نورے نے یہ کہا کہ اگر کسی نے مسلمانوں کی طرف آنکھ اٹھا کر بھی دیکھا تو نورے سے بچ نہی سکے گا۔ میں واپس آ گیا کچھ ماہ بعد میرے گھر پر اک آدمی آیا سر پر عمامہ چہرے پر داڑھی زبان پر درود پاک کا ورد میں نے پوچھا، "کون ہو..؟". وہ رو کر بولا، "مولانا میں نورا ڈاکو آں۔ جب اس دن میں واپس گھر کو لوٹا جا کر سو گیا آنکھ لگی. ہی تھی پیارے مصطفیٰ کریم ﷺ میری خواب میں تشریف لائے میرا ماتھا چوما اور فرمایا، "آج تو نے میری عزت پر پہرا دیا ہے، میں اور میرا اللہ جل جلالہ تم پر خوش ہو گئے ہیں۔ اللہ جل جلالہ نے تیرے پچھلے سب گناہ معاف فرما دیئے ہیں مولانا صاحب اس کے بعد میری آنکھ کھلی تو سب کچھ بدل چکا تھا اب تو ہر وقت آنکھوں سے آنسو ہی خشک نہیں ہوتے مولانا صاحب میں آپ کا شکریہ ادا کرنے آیا ہوں آپ کی وجہ سے تو میری زندگی ہی بدل گئی میری آخرت سنور گئی ہے۔

TM

Jio™ Da

ھوم ڈلیوری کے لئے
جدید کولنگ کنٹینر

تاکہ آپ تک پہنچے، خالص، تازہ اور صحت بخش دودھ

HEA
NUTR

For Home Delivery
0308 - 8800032

تعارفی قیمت 90 روپے

قصہ ڈاکٹر علامہ محمد اقبال کی ایک رباعی کا

انتخاب: ارم چودھری

ایک صدی سے زائد کا عرصہ ہوا۔ ڈیرہ غازی خان کے ترین قبیلے سے تعلق رکھنے والے اللہ داد خان کے ہاں ایک بچہ پیدا ہوا۔ اس کا نام محمد رمضان رکھا گیا۔ رمضان ہونہار طالب علم نکلا۔ بی۔ اے کے بعد بی۔ ٹی کا امتحان پاس کیا اور بطور انگلش ٹیچر سرکاری ملازمت اختیار کر لی۔ طبیعت میں فقیرانہ استغنا بھی تھا اور صوفیانہ بے نیازی بھی ۔ اعلیٰ تعلیم یافتہ ہونے اور سرکار انگلیسیہ کا ملازم ہونے کے باوجود کبھی دیسی لباس ترک نہ کیا۔

چہرہ سنت رسول سے سجا تھا ہمیشہ ہاتھ میں ایک موٹی سوٹی اور کندھے پر بڑا سا تولیہ ڈالے رکھتے۔ فارسی اور اردو کے شعر کہتے ۔ علامہ اقبال کے عشاق میں سے تھے۔ انکے کئی اشعار پہ تضمین کہی جو علامہ نے بہت پسند کی۔ ایک نوجوان، عطا محمد جسکانی سے گہرے لگاؤ کے باعث عطائی تخلص اختیار کیا اور محمد رمضان عطائی کہلانے لگے۔ یہ ان دنوں کا ذکر ہے جب عطائی ڈیرہ غازی خان کے گورنمنٹ اسکول میں تعینات تھے۔ انہی دنوں ان کے قریبی شناسا مولانا محمد ابراہیم ناگی بھی ڈیرہ غازی خان کے سب جج تھے۔ ابراہیم ناگی ایک درویش منش اور صاحب علم شخصیت تھے۔ مولانا ابراہیم کو علامہ اقبال سے ملاقاتوں کا اعزاز بھی حاصل تھا۔

ایک دن مولانا ابراہیم لاہور گئے علامہ سے ملاقات ہوئی۔ واپس آئے تو سر شام معمول کی محفل جمی۔ علامہ سے ملاقات کا ذکر چلا تو عطائی کا جنوں سلگنے لگا۔ مولانا نے جیب سے کاغذ کا ایک پرزہ نکال کر عطائی کو دکھایا۔ یہ علامہ کی اپنی تحریر تھی۔ مولانا کہنے لگے۔ لو عطائی ! علامہ صاحب کی تازہ رباعی سنو۔ پھر وہ ایک عجب پر کیف انداز میں پڑھنے لگے۔ تو غنی از ہر دو عالم من فقیر روز محشر عذر ہائے من پذیر ور حسابم را تو بینی ناگزیر از نگاہ مصطفےٰ پنہاں بگیر مولانا کی آنکھوں سے آنسو رواں تھے لیکن محمد رمضان عطائی کی کیفیت روتے روتے دگرگوں ہوگئی۔ اسی عالم وجد میں فرش پر گرے۔ چوٹ آئی اور بے ہوش ہوگئے۔

رباعی ان کے دل پر نقش ہو کے رہ گئی۔ اٹھتے بیٹھتے گنگناتے اور روتے رہے انہی دنوں حج پر گئے۔ خود اپنی ڈائری میں لکھتے ہیں کہ جب حجاج اوراد و وظائف میں مصروف ہوتے تو وہ زار و قطار روتے اور علامہ کی رباعی پڑھتے رہتے۔ حج سے واپسی پر دل میں ایک عجب آرزو کی کونپل پھوٹی۔

" کاش یہ رباعی میری ہوتی یا مجھے مل جاتی۔" یہ خیال آتے ہی علامہ اقبال کے نام ایک خط لکھا۔ " آپ سراہیں فقیر بے سر۔ آپ اقبال ہیں، فقیر مجسم ادبار۔

لیکن طبع کسی صورت کم نہیں پائی۔" انہوں نے علامہ کے اشعار کی تضمین اور اپنے فارسی اشعار کا حوالہ دیتے ہوئے لکھا۔ " فقیر کی تمنا ہے کہ فقیر کا تمام دیوان لے لیں اور یہ رباعی مجھے عطا فرما دیں۔" کچھ ہی دن گزرے تھے کہ انہیں علامہ کی طرف سے ایک مختصر سا خط موصول ہوا۔ لکھا تھا: جناب محمد رمضان صاحب۔ سینئر انگلش ماسٹر۔ گورنمنٹ ہائی اسکول ڈیرہ غازی خان۔ لاہور: 19 / فروری 1937 جناب من: میں ایک مدت سے صاحب فراش ہوں خط و کتابت سے معذور ہوں باقی، شعر کسی کی ملکیت

نہیں آپ بلا تکلف وہ رباعی، جو آپ کو پسند آ گئی ہے اپنے نام سے مشہور کریں۔ مجھے کوئی اعتراض نہیں ہے۔فقط محمد اقبال۔

لاہورعلامہ نے یہ رباعی اپنی نئی کتاب "ارمغان حجاز" کے لیے منتخب کر رکھی تھی۔ عطائی کی نذر کر دینے کے بعد انہوں نے اسے کتاب سے خارج کر کے، تقریباً اسی مفہوم کی حامل ایک نئی رباعی کہی جو"ارمغان حجاز" میں شامل ہے۔ بہ پایاں چوں رسد ایں عالم پیر شود بے پردہ ہر پوشیدہ تقدیر مکن رسوا حضور خواجہ ما را حساب من زچشم اونہاں گیر (اے میرے رب! روز قیامت) یہ جہان پیر اپنے انجام کو پہنچ جائے اور ہر پوشیدہ تقدیر ظاہر ہو جائے تو اس دن مجھے میرے آقا و مولا کے حضور رسوا نہ کرنا اور میرا نامہ اعمال آپ کی نگاہوں سے چھپا رکھنا) ایم اے فارسی کا امتحان دینے لاہور گئے تو عطائی، شکریہ ادا کرنے علامہ کی خدمت میں حاضر ہوئے۔

ہمراہ جانے والے چوہدری فضل داد نے تعارف کراتے ہوئے کہا۔ "یہ بوڑھا طوطا ایم اے فارسی کا امتحان دینے آیا ہے۔" علامہ ایک کھری جھلنگا چار پائی پر احرام نما سفید چادر اوڑھے لیٹے تھے۔ بولے۔ "عاشق کبھی بوڑھا نہیں ہوتا" رباعی کا ذکر چل نکلا۔ عطائی نے جذب و کیف سے پڑھنا شروع کیا۔ "تو غنی از ہر دو عالم" علامہ کی آنکھوں سے اشک جاری ہو گئے۔ اتنا روئے، اتنا روئے کہ سفید چادر کے پلو بھیگ گئے۔ آخری ملاقات علامہ کے انتقال سے کوئی چار ماہ قبل دسمبر 1937 میں ہوئی۔ انہوں نے علامہ سے کہا۔ "سنا ہے جناب کو دربار نبوی سے بلاوا آیا ہے" علامہ آبدیدہ ہو گئے۔ آواز بھرا گئی۔ بولے

"ہاں! بے شک لیکن جانا نہ جانا یکساں ہے، آنکھوں میں موتیا اتر آیا ہے، یار کے دیدار کا لطف دیدہ طلبگار کے بغیر کہاں۔" عطائی نے کہا" جانا ہو تو دربار نبوی میں وہ رباعی ضرور پیش فرمایئے گا۔ جواب میری ہے" علامہ زار و قطار رونے لگے۔ سنبھلے تو کہا "عطائی! اس رباعی کو بہت پڑھا کرو۔ ممکن ہے خداوند کریم مجھے اس کے طفیل بخش دے۔''

1938 میں علامہ انتقال فرما گئے۔ عرصہ بعد شاہی مسجد کے احاطے میں ان کے مزار کی تعمیر شروع ہوئی تو ہر ہفتے اور اتوار کو ایک مجذوب شخص لاٹھی تھامے مسجد کی سیڑھیوں پر آ بیٹھتا اور شام تک موجود رہتا۔

وہ زیر تعمیر مزار پہ نظریں گاڑے ٹک ٹک دیکھتا رہتا۔ کبھی یکا یک زاری شروع کر دیتا۔ کبھی طواف کے انداز میں مزار کے چکر کاٹنے لگتا۔ اس کا نام محمد رمضان عطائی تھا۔ مولانا محمد ابراہیم ناگی کبھی کبھی کہا کرتے "ظالم عطائی! کان کنی تو میں نے کی اور گوہر تو اڑا لے گیا۔ بخدا اگر مجھے یہ علم ہوتا کہ حضرت غریب نواز (علامہ اقبال) اتنی فیاضی کریں گے تو میں اپنی تمام جائیداد دے کر یہ رباعی حاصل کر لیتا اور مرتے وقت اپنی پیشانی پر لکھوا جاتا"۔ محمد رمضان عطائی، سینئر انگلش ٹیچر 1968 میں اس جہان فانی سے رخصت ہو گئے۔ انہوں نے اپنی وصیت میں لکھا۔

"میرے مرنے پر اگر کوئی وارث موجود ہو تو رباعی مذکور میرے ماتھے پہ لکھ دینا اور میرے چہرے کو سیاہ کر دینا۔" مجھے معلوم نہیں کہ پس مرگ ان کے کسی وارث نے اس عاشق رسول کی پیشانی پہ وہ رباعی لکھی یا نہیں لیکن ڈیرہ غازی خان کے قدیم قبرستان "ملا قائد شاہ" میں کوئی بیالیس برس پرانی ایک قبر کے سرہانے نصب لوح مزار پر کندہ ہے۔ تو غنی از ہر دو عالم من فقیر روز محشر عذر ہائے من پذیر ور حسابم را تو بینی ناگزیر از نگاہ مصطفیٰ پنہاں بگیر اے اللہ! تو دو جہانوں کو عطا کرنے والا ہے جبکہ میں تیرا منگتا و فقیر ہوں، روزِ محشر میری معذرت کو پذیرائی بخش کر قبول فرمانا (اور مجھے بخش دینا) اگر (پھر بھی) میرے نامہ اعمال کا حساب ناگزیر ہو تو پھر اے میرے مولیٰ! اسے میرے آقا محمد مصطفیٰ ﷺ کی نگاہوں سے پوشیدہ رکھنا۔ (کیونکہ میں ایک گنہگار امتی کی حیثیت سے اپنے آقا کا سامنا کرنے کی ہمت نہیں رکھتا)

قضائے عمری کا طریقہ

تحریر: مفتی منیب الرحمٰن

ہمارے اس خطے میں ایک بے اصل روایت چلی آرہی ہے کہ بعض بڑی راتوں میں دو یا چار نفل قضائے عمری کی نیت سے پڑھ لئے جائیں تو یہ ساری عمر کی قضا نمازوں کی تلافی کا سبب بن جائیں گے اور عمر بھر کی نمازوں کا مواخذہ نہیں ہوگا، یہ روایت باطل ہے، گمراہی کا سبب ہے، بدعت واختراع ہے اور نہ جانے کس نے یہ شارٹ کٹ ڈھونڈا ہے۔ عاقل و بالغ ہونے کے بعد ہر نماز کی جوابدہی شریعت کی رو سے لازم ہے، اگر بروقت ادا نہ کی ہو تو اُس کی قضا پڑھے۔

امام اہلسنّت اعلیٰ حضرت احمد رضا خان قادری رحمۃ اللہ علیہ سے سوال ہوا: ''بعض مشائخ سے منقول ہے: بعض نمازیں نفل کی، مثلاً رمضان مبارک کے آخری جمعہ کی نماز سے قبل چار رکعت نفل پڑھ لئے جائیں تو یہ عمر بھر کی قضا نمازوں کی تلافی کا سبب بن جائیں گے،'' آپ اس کے جواب میں لکھتے ہیں:

''نماز قضائے عمری کہ آخر جمعہ ماہ مبارک رمضان میں اس کا پڑھنا اختراع کیا گیا اور اس میں یہ سمجھا جاتا ہے کہ اس نماز سے عمر بھر کی اپنی اور ماں باپ کی بھی قضائیں اُتر جاتی ہیں، محض باطل و بدعت سَیِّئَہ شَنِیْعَہ ہے، کسی معتبر کتاب میں اصلاً اس کا نشان نہیں۔''

(فتاویٰ رضویہ ج ۷، ص ۴۱۸، ۴۱۷، مطبوعہ رضا فاؤنڈیشن، لاہور)

دوسرے مقام پر آپ سے سوال ہوا: ''رمضان المبارک کے آخری جمعہ میں عوام الناس امام کی اقتداء میں پانچ وقت کی نماز قضائے عمری پڑھتے ہیں، یہ درست ہے یا ممنوع؟ کیونکہ قضا نماز جب تک ادا نہ کی جائے، ساقط نہیں ہوسکتی۔ اگر کوئی شخص رمضان کے آخری جمعہ کو تمام عمر کی قضا نمازوں کی نیت سے قضائے عمری پڑھتا ہے اور یہ سمجھتا ہے کہ تمام عمر کی نمازیں ساقط ہوجائیں گی تعجب کی بات ہے'' آپ جواب میں لکھتے ہیں:

''فوت شدہ نمازوں کے کفارہ کے طور پر جو یہ طریقہ (قضائے عمری) یاد کرلیا گیا ہے، یہ بدترین بدعت ہے، اس کے بارے میں جو روایت ہے، وہ موضوع (یعنی خود ساختہ ہے اور کہیں بھی ثابت نہیں ہے) ہے، یہ عمل سخت ممنوع ہے، ایسی نیت واعتقاد باطل ومردود ہے، اس جہالت قبیحہ اور واضح گمراہی کے بطلان پر تمام مسلمانوں کا اتفاق ہے، حدیث پاک میں ہے:

ترجمہ: ''انس بن مالک رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جس سے (فرض) نماز بھولے سے رہ گئی تو جونہی یاد آئے، اسے پڑھ لے، نماز کے قضا ہونے پر) اس کے بغیر کوئی کفارہ نہیں ہے، حضرت قتادہ نے استشہاد کے طور پر سورہ طٰہٰ آیت: ۱۴ کی تلاوت کی: وَأَقِمِ الصلاۃ لِذِکرِی (ترجمہ) اور میری یاد کیلئے نماز قائم کیجئے۔'' (مسلم: ۶۸۴)

علامہ علی القاری رحمۃ اللہ علیہ لکھتے ہیں:

حدیث: ''جس نے رمضان کے آخری جمعہ میں ایک فرض نماز ادا کرلی، اُس سے اس کی ستر سال کی فوت شدہ نمازوں کی تلافی ہو جاتی ہے۔''

یہ یقینی طور پر باطل ہے، کیونکہ یہ اس اجماع کے خلاف ہے کہ عبادات میں سے کوئی شئے سابقہ سالوں کی فوت شدہ عبادات کے قائم مقام نہیں ہوسکتی۔

امام ابن حجر مکی "شرح منہاج اللامام النووی" میں پھر علامہ زرقانی "شرح مواہب اللدنیہ للامام قسطلانی" رحمۃ اللہ علیہ میں فرماتے ہیں: 'اس سے بھی بدتر وہ طریقہ ہے جو بعض شہروں میں ایجاد کرلیا گیا ہے کہ جمعہ کے بعد پانچ نمازیں اس نیت سے ادا کرلی جائیں کہ اس سے سال یا تمام سابقہ قضا شدہ نمازوں کا کفارہ ہو جاتا ہے، اس عمل کے حرام ہونے کی وجوہ نہایت واضح ہیں۔

(شرح الزرقانی علی المواہب اللدنیہ والامام حفیظہ رمضان ج ۷، ص ۱۱۰)

طٰہٰ: ۱۴ کی تفسیر میں علامہ غلام رسول سعیدی رحمۃ اللہ علیہ لکھتے ہیں: "اس حدیث (مسلم: ۶۸۴) سے معلوم ہوا کہ جو شخص سونے کی وجہ سے یا کسی کام میں مشغولیت کی وجہ سے یا غفلت کی وجہ سے نماز نہ پڑھ سکا ہو، اس پر اس نماز کی قضا کرنا واجب ہے۔ (تبیان القرآن، ج ۷، ص ۳۵۵)

صدر الشریعہ علامہ امجد علی المعظمی رحمۃ اللہ علیہ لکھتے ہیں: "قضائے عمری جو کہ شب قدر یا اخیر جمعہ رمضان میں جماعت سے پڑھتے ہیں اور یہ سمجھتے ہیں کہ عمر بھر کی قضائیں اسی ایک نماز سے ادا ہوگئیں، یہ باطل محض ہے۔

(بہار شریعت، حصہ چہارم، ص ۷۰۸)

قضائے عمری کا یہ تصور اسی طرح باطل و مردود ہے، جیسے ہمارے پاس بعض علاقوں سے سوال آتے ہیں کہ ایک شخص نے اپنی بیوی کو تین طلاق دیں اور کسی مولوی صاحب نے یا کسی پیر صاحب نے اسے کہا کہ دو دیگیں پکا کر فقیروں میں بانٹ دو اور بیوی سے رجوع کرلو، یہ بھی باطل و مردود ہے اور کسی کے پاس حرام کو حلال کرنے کا یہ اختیار نہیں ہے، یہ شریعت میں سراسر تصرف ہے اور اختراع ہے، اَعَاذَنَا اللہُ مِنْ تِلْکَ الْخُرَافَات



ہم صرف غیر متشرع (بے شرع) اور غیر متدین (غیر دیندار) جاہل، اور بے عمل بلکہ بدعمل پیروں اور منکرات کے حامل عاملوں سے عوام اہلسنّت کو اجتناب کی تلقین کرتے ہیں۔ اس کا لزومی معنی یہ ہے کہ امام اہلسنّت اعلیٰ حضرت احمد رضا خان قادری رحمۃ اللہ علیہ کے بیان کردہ معیار پر جو عالم متشرع اور متدین پیران طریقت رُشد و ہدایت کے مناصب پر فائز ہیں، انہیں ایک گونہ اطمینان ہونا چاہئے کہ اُن کے لئے گنجائش پیدا ہورہی ہے اور ہم بالواسطہ طور پر عوام کو اُن کی طرف متوجہ کررہے ہیں۔ اسی طرح جب ہم جاہل اور بے عمل بلکہ بدعمل واعظین سے عوام کو اجتناب کرنے کا مشورہ دیتے ہیں تو ذی علم اور باعمل خطبائے کرام اور واعظین کرام کو سکون کا سانس لینا چاہئے کہ اُن کے لئے گنجائش پیدا ہو رہی ہے اور ہم عوام کو بالواسطہ اُن کی طرف متوجہ کررہے ہیں۔

دُرُود برائے مغفرت

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی سَیِّدِنَا وَمَوْلٰنَا مُحَمَّدٍ وَّعَلٰی اٰلِہٖ وَسَلِّمْ

فضیلت: تاجدار مدینہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جو شخص یہ درود شریف پڑھے اگر کھڑا تھا تو بیٹھنے سے پہلے اور بیٹھا تھا تو کھڑے ہونے سے پہلے اسکے گناہ معاف کردیئے جائیں گے۔

ایک ہزار دن کی نیکیاں

جَزَی اللہُ عَنَّا (سَیِّدَنَا وَمَوْلٰنَا) مُحَمَّدًا (صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمْ) مَا ھُوَ اَھْلُہٗ

یہ درود پاک پڑھنے والے کے لئے ستر فرشتے ایک ہزار دن تک نیکیاں لکھتے ہیں (طبرانی)

سخاوت

انتخاب: سارہ فہیم

بھائی مجھے تھوڑا سا شہد دے دیں...... مجھے شدید ضرورت ہے، مجھے ایک بیماری ہے...... اس کا علاج شہد سے ممکن ہے۔

افسوس! میرے پاس اس وقت شہد نہیں ہے۔ ویسے شہد آپ کو مل سکتا ہے۔ لیکن آپ کو کچھ دور جانا پڑے گا، ملک شام سے ایک بڑے تاجر کا تجارتی قافلہ آ رہا ہے۔ وہ تاجر بہت اچھے انسان ہیں، مجھے امید ہے وہ آپ کی ضرورت کیلئے شہد ضرور دے دیں گے۔

ضرورت مند نے ان کا شکریہ ادا کیا اور شہر سے باہر نکل آیا تا کہ قافلہ وہاں پہنچے تو تاجر سے شہد کیلئے درخواست کر سکے۔

آخر قافلہ آتا نظر آیا، وہ فوراً اٹھا اور اس کے نزدیک پہنچ گیا۔ اس قافلے کے امیر کے بارے میں پوچھا، لوگوں نے ایک خوبصورت اور بارونق چہرے والے شخص کی طرف اشارہ کر دیا۔ اب وہ ان کی خدمت میں حاضر ہوا اور بولا حضرت! میں ایک بیماری میں مبتلا ہوں۔ اس کے علاج کیلئے مجھے تھوڑے سے شہد کی ضرورت ہے۔

انہوں نے فوراً اپنے غلام سے فرمایا: جو اونٹ پر شہد کے دو مٹکے لدے ہیں، ان میں سے ایک مٹکا اس بھائی کو دے دیں۔

غلام نے یہ سن کر کہا: آقا! اگر ایک مٹکا اسے دے دیا تو اونٹ پر وزن برابر نہیں رہ جائے گا۔ یہ سن کر انہوں نے فرمایا تب پھر دونوں مٹکے انہیں دے دیں۔

یہ سن کر غلام گھبرا گیا اور بولا: آقا! یہ اتنا وزن کیسے اٹھائے گا۔ اس پر آقا نے کہا: تو پھر اونٹ بھی اسے دے دو۔ غلام فوراً دوڑا اور وہ اونٹ مٹکوں کے ساتھ اس کے حوالے کر دیا۔

وہ ضرورت مند ان کا شکریہ ادا کر کے اونٹ کی رسی تھام کر چلا گیا۔

وہ حیران بھی تھا اور دل سے بے تحاشا دعائیں بھی دے رہا تھا۔ وہ سوچ رہا تھا، یہ شخص کس قدر سخی ہے، میں نے اس سے تھوڑا سا شہد مانگا۔ اس نے مجھے دو مٹکے دے دیئے۔ مٹکے ہی نہیں وہ اونٹ بھی دے دیا جس پر مٹکے لدے ہوئے تھے۔

اِدھر غلام اپنے آقا کی خدمت میں حاضر ہوا تو آقا نے غلام سے کہا: جب میں نے تم سے کہا کہ اسے ایک مٹکا دے دو تو تم نہیں گئے، دوسرا مٹکا دینے کیلئے تو بھی تم نہیں گئے۔ پھر جب میں نے یہ کہا کہا ونٹ بھی اسے دے دو تو تم دوڑتے ہوئے چلے گئے۔ اس کی کیا وجہ تھی۔

غلام نے جواب دیا، آقا! جب میں نے یہ کہا کہ ایک پورا مٹکا دینے سے اونٹ پر وزن برابر نہیں رہے گا تو آپ نے دوسرا مٹکا بھی دینے کا حکم فرمایا، جب میں نے یہ کہا کہ وہ دونوں مٹکے کیسے اٹھائے گا تو آپ نے فرمایا اونٹ بھی اسے دے دو۔ اب میں ڈرا کہ اگر اب میں نے کوئی اعتراض کیا تو آپ مجھے بھی اس کے ساتھ جانے کا حکم فرما دیں گے۔ اس لئے میں نے دوڑ لگا دی۔

اس پر آقا نے کہا: اگر تم اس کے ساتھ چلے جاتے تو اس غلامی سے آزاد ہو جاتے۔ یہ تو اور اچھا ہوتا۔

جواب میں غلام نے کہا: آقا! میں آزادی نہیں چاہتا، اس لئے کہ آپ کو تو مجھ جیسے سینکڑوں غلام مل جائیں گے۔ لیکن مجھے آپ جیسا آقا نہیں ملے گا۔ میں آپ کی غلامی میں رہنے کو آزادی سے زیادہ پسند کرتا ہوں۔

آپ کو معلوم ہے یہ آقا کون تھے۔ حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ۔

ایک خوبصورت تحریر جو بار بار پڑھنے کے لائق ہے

زہر دینے کا ایک طریقہ یہ بھی ہے!!!

انتخاب: سیف اللہ ایڈمن البرہان انٹرنیشنل پاکستان

کافی عرصہ پہلے کی بات ہے ایک لڑکی جس کا نام تبسم تھا اس کی شادی ہوئی وہ سسرال میں اپنے شوہر اور ساس کے ساتھ رہتی تھی۔ بہت کم وقت میں ہی تبسم کو یہ اندازہ ہو چکا تھا کہ وہ اپنی ساس کے ساتھ نہیں رہ سکتی۔

ان دونوں کی شخصیت بالکل مختلف تھی اور تبسم اپنی ساس کی بہت ساری عادتوں سے پریشان تھی۔ اس کی ساس ہر وقت تبسم پر طنز کرتی رہتی تھیں جو اسے بہت ناگوار گزرتا تھا۔

آہستہ آہستہ دن اور پھر ہفتے بیت گئے لیکن تبسم اور اس کی ساس کی تکرار ختم نہ ہوئی۔ ان تمام نااتفاقیوں نے گھر کا ماحول بہت خراب کر دیا تھا جس کی وجہ سے تبسم کا شوہر بہت پریشان رہتا تھا۔

آخر کار تبسم نے یہ فیصلہ کیا کہ وہ اپنی ساس کا برا رویہ اور برداشت نہیں کرے گی اور وہ اب ضرور کچھ نہ کچھ کرے گی۔ تبسم اپنے پاپا کے ایک بہت اچھے دوست احمد انکل کے پاس گئی جو جڑی بوٹیاں بیچتے تھے۔ تبسم نے انہیں ساری کہانی بتائی اور ان سے کہا کہ وہ اس کو تھوڑا سا زہر دے دیں تا کہ ہمیشہ کیلئے یہ مسئلہ ختم ہو جائے۔

احمد انکل نے تھوڑی دیر کیلئے کچھ سوچا اور پھر کہا کہ تبسم میں اس مسئلے کو حل کرنے میں تمہاری مدد کرونگا۔ لیکن تمہیں ویسا ہی کرنا ہوگا جیسا میں تمہیں کہوں گا۔ تبسم راضی ہو گئی۔

احمد انکل ایک کمرے میں گئے اور تھوڑی دیر بعد اپنے ہاتھ میں کچھ جڑی بوٹیاں لے کر لوٹے۔ انہوں نے تبسم کو کہا کہ تم اپنی ساس کو مارنے کیلئے فوری زہر استعمال نہیں کر سکتیں کیونکہ اس طرح سب تم پر شک کریں گے۔ اس لئے میں تمہیں یہ جڑی بوٹیاں دے رہا ہوں یہ آہستہ آہستہ جسم میں زہر پھیلائیں گی۔

ہر روز تم کچھ اچھا پکانا اور پھر انہیں کھانا دیتے وقت اس میں یہ جڑی بوٹیاں ڈال دینا۔ اور ہاں اگر تم چاہتی ہو کہ کوئی تم پر کوئی شک نہ کرے کہ تم نے انہیں مارا ہے تو تمہیں یہ خیال رکھنا ہوگا کہ تمہارا رویہ ان کے ساتھ بہت دوستانہ ہو۔

ان سے لڑائی مت کرنا، ہر بات ماننا اور ان کے ساتھ ایک ملکہ کی طرح برتاؤ کرنا۔

تبسم یہ سب سن کر بہت خوش ہوئی، اس نے احمد انکل کا شکریہ ادا کیا اور جلدی سے گھر چلی گئی کیونکہ اب اسے اپنی ساس کو مارنے کا کام شروع کرنا تھا۔

ہفتے گزر گئے اور پھر مہینے، تبسم روز کچھ اچھا پکا کر اپنی ساس کو خاص طور پر پیش کرتی تھی۔

اسے یاد تھا کہ احمد انکل نے اس سے کیا کہا تھا کہ اسے اپنے غصے پر قابو رکھنا ہے، اپنی ساس کی خدمت کرنی ہے اور ان

کے ساتھ اپنی ماں جیسا برتاؤ کرنا ہے۔

چھ مہینے گزر گئے گھر کا نقشہ تقریباً بدل چکا تھا۔ تبسم نے کوشش کر کے اپنے غصے پر قابو کرنا سیکھ لیا تھا۔

اب اکثر وہ اپنی ساس کی باتوں پر ناراض اور غصہ نہ ہوتی۔ چھ ماہ میں ایک بار بھی اس کا اپنی ساس سے جھگڑا نہیں ہوا تھا۔

اور اب اسے وہ بہت اچھی لگنے لگی تھیں اور ان کے ساتھ رہنا بھی آسان لگنے لگا تھا۔ اس کی ساس کا رویہ بھی اس کے ساتھ بہت بدل گیا تھا اور وہ بھی تبسم کو اپنی بیٹیوں کی طرح پیار کرنے لگیں تھیں۔

تبسم اور اس کی ساس دونوں اب ایک دوسرے کو ماں بیٹی کی طرح سمجھنے لگیں تھیں تبسم کا شوہر بھی یہ سب دیکھ کر بہت خوش تھا۔

ایک دن تبسم پھر احمد انکل کے پاس آئی۔ تبسم نے کہا کہ آپ مجھے طریقہ بتائیں کہ کیسے میں اپنی ساس کو اس زہر سے بچاؤں جو میں نے انہیں دیا ہے؟ وہ بہت بدل گئیں ہیں۔ میں ان سے بہت پیار کرتی ہوں اور میں نہیں چاہتی کہ وہ اس زہر کی وجہ سے مرجائیں جو میں نے انہیں دیا ہے۔

احمد انکل مسکرائے اور کہنے لگے کہ تمہیں ڈرنے کی ضرورت نہیں۔ میں نے تمہیں زہر نہیں دیا تھا بلکہ جو جڑی بوٹیاں میں تمہیں دی تھیں وہ وٹامن کی تھیں تاکہ ان کی صحت بہتر ہو جائے۔

زہر صرف تمہارے دماغ میں اور تمہارے رویئے میں تھا لیکن وہ سب تم نے اپنے پیار سے ختم کر دیا۔

یاد رکھئے!

ہمارا رویہ، ہمارے الفاظ اور ہمارا لہجہ یہ فیصلہ کرتا ہے کہ دوسرے ہمارے ساتھ کیا رویہ اپناتے ہیں۔

مولانا رومی کا عجیب واقعہ

مولانا رومی نے ایک عجیب واقعہ لکھا ہے

ایک صاحب نے طوطا پال رکھا تھا اور اس سے بڑی محبت کرتے تھے۔

ایک دن ایک بلی طوطے پر جھپٹی اور طوطا اٹھا کر لے گی۔

وہ صاحب رونے لگے، لوگوں نے کہا:

جناب! آپ کیوں روتے ہو؟

ہم آپ کو طوطا لا دیتے ہیں،

وہ صاحب بولے:

میں طوطے کی جدائی پر نہیں۔ اپنے آپ پر رو رہا ہوں،

پوچھا گیا:

جناب وہ کیوں؟

کہنے لگے:

دراصل میں نے طوطے کو کلمہ سکھا رکھا تھا طوطا سارا دن کلمہ پڑھا رہتا تھا جب بلی طوطے پر جھپٹی تو طوطا کلمہ بھول گیا اور ٹائیں ٹائیں کرنے لگا

مجھے اب یہ فکر کھائے جا رہی ہے کہ میں بھی کلمہ پڑھتا ہوں، جب موت کا فرشتہ مجھ پر جھپٹے گا نامعلوم میری زبان سے کلمہ نکلے گا یا طوطے کی طرح ٹائیں ٹائیں نکلے گی۔

اللہ ہم سب کا حامی و ناصر ہو، ہمارے ایمان کو محفوظ فرمائے۔ آمین)

عورتوں کا رونا رُلانا

انتخاب: محمد مزمل عمران



میرے ایک دوست کا مشاہدہ ہے کہ عورتوں کی باہمی گفتگو یا خط و کتابت میں موت یا بیماری کی خبروں کا عنصر زیادہ ہوتا ہے۔ نہ صرف یہ بلکہ واقعات کے بیان کرنے میں عورتیں غیر معمولی تفصیل اور رقت انگیزی سے کام لیتی ہیں۔ گویا ناگوار باتوں کو ناگوار ترین پیرائے میں بیان کرنا ان کا نہایت پسندیدہ مشغلہ ہے۔ ان سے وہ کبھی سیر نہیں ہوتیں۔ ایک ہی موت کی خبر کے لئے اپنی شناساؤں میں سے زیادہ سے زیادہ سامعین کی تعداد ڈھونڈ ڈھونڈ کر نکالتی ہیں۔ ایسی خبر جب بھی نئے سرے سے سنانا شروع کرتی ہیں تو ایک نہ ایک تفصیل کا اضافہ کر دیتی ہیں اور ہر بار نئے سرے سے آنسو بہاتی ہیں۔ پھر یہ بھی ضروری نہیں کہ موت یا بیماری کسی قریبی عزیز کی ہو۔ کوئی پڑوسی ہو، ملازم ہو، ملازم کے ننھیال یا سہیلی کے سسرال کا واقعہ ہو، گلی میں روزمرہ آنے والے کسی خوانچہ والے کا بچہ بیمار ہو، کوئی اُڑتی اُڑتی خبر ہو، کوئی ارادہ ہو۔ غرض یہ کہ اس ہمدردی کا حلقہ بہت وسیع ہے۔

"گویا سارے جہاں کا درد ہمارے جگر میں ہے"

نہ صرف یہ بلکہ رقت انگیز کہانیوں کے پڑھنے کا شوق عورتوں ہی کو بہت زیادہ ہوتا ہے اور اس بارے میں سب ہی اقوام کا ایک ہی سا حال ہے۔ غیر ممالک میں بھی رلانے والی کہانیاں ہمیشہ نچلے طبقہ کی عورتوں میں بہت مقبول ہوتی ہیں۔ گھٹیا درجے کے غم نگار مصنفین کو اپنی کتابوں کی قیمت اکثر عورتوں کی جیب سے وصول ہوتی ہے۔ وہ بھی عورتوں کی فطرت کو سمجھتے ہیں۔ کہانی کیسی ہی ہو اگر اس کا ہر صفحہ غم والم کی ایک تصویر ہے تو اس کی اشاعت یقینی ہے اور عورتوں کی آنکھوں سے آنسو نکلوانے کے لئے ایسے مصنفین طرح طرح کی ترکیبیں کرتے ہیں۔ کبھی ایک پھول سے بچے کو سات آٹھ سال کی عمر میں ہی مار دیتے ہیں اور بستر مرگ پر توتلی باتیں کرواتے ہیں۔ کبھی کسی یتیم کو رات کے بارہ بجے سردی کے موسم میں کسی چوک پر بھوکا اور ننگا کھڑا کر دیتے ہیں اور بھی زیادہ رقت دلانی ہو تو اسے سید بنا دیتے ہیں۔ یہ کافی نہ ہو تو اسے بھیک مانگتا ہوا دکھا دیتے ہیں کہ "میری بوڑھی ماں مر رہی ہے۔ دوا کے لئے پیسے نہیں۔ خدا کے نام کا کچھ دیتے جاؤ۔" کبھی کسی سگھڑ خوب صورت، نیک سیرت لڑکی کو چڑیل سی ساس کے حوالے کرا دیا۔ یا کسی بدقماش خاوند کے سپرد کر دیا۔ اور کچھ بس نہ چلا تو سوتیلی ماں کی گود میں ڈال دیا اور وہاں دل کی بھڑاس نکال لی۔ پڑھنے والی ہیں کہ زار و قطار رو رہی ہیں اور بار بار پڑھتی ہیں اور بار بار روتی ہیں۔

خود عورت کی تصنیفات اکثر ہچکیوں میں لپٹی ہوئی اور آنسوؤں میں لتھڑی ہوئی ہوتی ہیں۔ پاکستان میں جو کتابیں عورتوں نے لکھی ہیں۔ اکثر میں نزع، بیماری، دق، سل، خودکشی، زہر، ظلم و تشدد، ایک نہ ایک چیز کا سماں باندھ دینا گویا فرض جانا۔ ہاں کوئی کروشیا یا کھانا پکانے کی کتاب ہو تو اور بات ہے۔

(پطرس بخاری کے مضمون سے انتخاب)

وہ نعمت جس کا کوئی بدل نہیں

انتخاب: محمد مصدق اقبال

ایک عربی شخص کا بیان ہے کہ میں اپنی بستی سے اس ارادے سے چلا کہ معلوم کروں کہ لوگوں میں سب سے زیادہ بد بخت اور نیک بخت کون ہے؟ میرا گزر ایک ایسے بوڑھے شخص کے پاس سے ہوا، جس کی گردن میں رسی بندھی ہوئی تھی جس کے ساتھ ایک بڑا ڈول بھی لٹک رہا تھا۔ ایک نوجوان اس بوڑھے کو چابک سے مار رہا تھا۔ میں نے اس نوجوان سے کہا: اس بوڑھے اور کمزور شخص کے بارے میں تجھے اللہ تعالیٰ کا خوف نہیں؟ اس کی گردن میں پہلے ہی ایک رسی اور ڈول لٹک رہا ہے جس سے یہ پریشان ہے، اس کے باوجود تو اسے چابک سے بھی مار رہا ہے!

نوجوان بولا: خاموش رہو! تمہیں کیا معلوم! یہ بھی اپنے باپ کے ساتھ ایسا ہی برتاؤ کرتا تھا اور اس کا باپ بھی اپنے باپ (یعنی اس کے دادا) کے ساتھ اسی طرح کا سلوک کیا کرتا تھا۔"

میں نے یہ منظر دیکھنے کے بعد کہا:

بس! یہی بوڑھا شخص سب سے زیادہ "بد بخت" ہے، پھر میں آگے چل دیا یہاں تک کہ ایک نوجوان کے پاس پہنچا، جس کی گردن میں ایک زنبیل (یعنی کھجور کے پتوں سے بنی ہوئی ایک ٹوکری) تھی اور اس میں چوزے کی طرح کمزور ایک بوڑھا شخص تھا، وہ نوجوان ہر وقت اسے ساتھ رکھتا تھا اور چوزے کی طرح اس کی دیکھ بھال کرتا تھا۔ میں نے کہا: یہ کیا معاملہ ہے؟ اس نے جواب دیا: یہ میرا باپ ہے جو اپنی عقل کھو بیٹھا ہے، میں اس کی دیکھ بھال میں لگا رہتا ہوں میں نے کہا یہی نوجوان لوگوں میں سب سے زیادہ "نیک بخت" ہے۔ (المحاسن والمساوی ج ۲، ص ۱۹۳)

اس حکایت سے معلوم ہوا کہ والدین کے ساتھ حسن سلوک کرنے والا لوگوں میں سب سے زیادہ "نیک بخت" ہے اور برا سلوک کرنے والا سب سے بڑا بد بخت" ہے۔ اللہ تعالیٰ کی پناہ! والد کی اطاعت، رضا اور عظمت و شان پر مشتمل تین فرامین مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ملاحظہ کیجئے:

1. اللہ تعالیٰ کی اطاعت والد کی اطاعت کرنے میں ہے اور اللہ تعالیٰ کی نافرمانی والد کی نافرمانی کرنے میں ہے۔
(معجم اوسط ج ۱، ص ۶۱۴، حدیث ۲۲۵۵)

2. اللہ تعالیٰ کی رضا والد کی رضا میں ہے اور اللہ تعالیٰ کی ناراضگی والد کی ناراضگی میں ہے۔
(ترمذی ج ۳، ص ۳۶۰، حدیث ۱۹۰۷)

3. والد جنت کے دروازوں میں سے بیچ کا دروازہ ہے، اب تُو چاہے تو اس دروازے کو اپنے ہاتھ سے کھو دے یا حفاظت کرے۔ (ترمذی ج ۳، ص ۳۵۹، حدیث ۱۹۰۶)

ہر ایک کو اپنے والدین کے ساتھ نیک سلوک کرنا چاہئے اور ان کی اطاعت کرتے ہوئے، ان کا سونپا ہوا ہر جائز کام فوراً بجا لانا چاہئے۔ ہاں اگر وہ شریعت کی خلاف کوئی حکم دیں تو اس میں ان کی اطاعت نہ کی جائے کہ حدیث پاک میں ہے: اللہ تعالیٰ کی نافرمانی میں کسی کی اطاعت نہیں۔

(مسلم ص ۷۸۹، حدیث: ۴۷۶۵)

اپنے والدین کا احترام دنیا و آخرت میں کامیابی کا بہترین ذریعہ ہے۔ آیئے اس حوالے سے کچھ اہم باتیں سیکھتے ہیں۔

۱) والدین کو وقت دیجئے

آج کے دور میں نوجوان لڑکے لڑکیوں کی دلچسپی کے لئے بہت سی چیزیں ایجاد ہو گئیں ہیں۔ ویڈیو گیمز، کمپیوٹر، ٹی وی، سوشل میڈیا اور دوستوں کا ایک وسیع حلقہ انہیں اس قابل ہی نہیں چھوڑتا کہ وہ اپنے والدین کے پاس تھوڑا وقت گزار سکیں۔ مگر یاد رکھیں کہ آپ چاہے کتنے ہی بڑے ہو جائیں، اپنے والدین کی نظر میں بچے ہی ہیں، جو اپنے جگر گوشے کو ہر دم اپنے قریب دیکھنا چاہتے ہیں۔ آپ کی باقی تمام خدمات قلیل قدر ہیں والدین کو وقت دیں اور ان کے پاس بیٹھیں۔ کوشش کریں کہ یہ بیٹھنا خانہ پوری اور جبر والا نہ ہو بلکہ ایسا ہو جیسے دو انتہائی محبت کرنے والے دوست ایک دوسرے کی گفتگو سے لطف اندوز ہوا کرتے ہیں۔

۲) ان کو مرکزی حیثیت دیجئے

جب والدین بوڑھے ہو جائیں تو انہیں کسی کونے میں چارپائی پر ڈال کر نہ رکھ دیں بلکہ ان کو ہر معاملہ میں مرکزی حیثیت دیں۔ ہر معاملہ میں والدین کو محسوس کروائیں کہ گھر کے سارے کام ان کے مشورے ہی سے چل رہے ہیں کچھ یاد ہے کہ جب آپ چھوٹے تھے اور اپنے والدین کے لئے آپ کو یہی احساس دلاتے تھے کہ وزن تو دراصل آپ ہی نے اٹھایا ہوا ہے۔ بس یہی قرض اب واپس لوٹانے کا وقت ہے۔

۳) اکتاہٹ اور بیزاری کے اظہار سے پرہیز کیجئے

عمر کے ساتھ ساتھ انسان کی یادداشت بھی کمزور ہو جاتی ہے اس لئے جب آپ کے والد یا والدہ آپ کو کوئی ایسا واقعہ سنائیں جو کہ آپ ان کی زبانی کئی بار سن چکے ہوں تو بیزار کے اظہار کے بجائے ایسی دلچسپی اور غور سے سنیں جیسے وہ واقعہ آپ پہلی بار سن رہے ہیں۔ وہ وہ بات کریں تو ان کی بات درمیان میں نہ کاٹیں، یہ ادب کے بھی خلاف ہے۔ اور یہ چیز ان کے اندر احساس کمتری پیدا کر دے گی۔

۴) ان کے سامنے وہ چیزیں نہ کھائیں جن سے ڈاکٹر نے انہیں پرہیز کرنے کا کہا ہے:

مثال کے طور پر بڑی عمر میں اکثر افراد کو شوگر ہو جاتی ہے، تو کوشش کریں کہ ان کے سامنے میٹھی چیزیں لب شیریں، ربڑی، دودھ، آئسکریم وغیرہ ایسی چیزیں جو نفس کو بہت زیادہ بھاتی ہیں ہرگز نہ کھائیں۔ آم کے دنوں میں ان کا دل بھی آم کھانے کو ایسا ہی کرتا ہے جیسا کہ آپ کا۔

۵) جب گھر میں کوئی چیز، جیسے پھل فروٹ وغیرہ لائیں تو امی کو دیجئے کہ امی جان آپ ہی تقسیم کیجئے، اسے طرح مثلاً اگر قربانی کی گئی ہے تو والد کو کہئے کہ ابو جان آپ بتایئے کس طرح حصے نکالنے ہیں اور کس کس کو دینے ہیں۔ بازار جاتے وقت ان سے معلوم کر لیں کہ انہیں کوئی چیز چاہئے تو نہیں۔ یہ چیز ان کو بہت زیادہ خوش کر دے گی۔

۶) اگر آپ بیرون ملک یا کسی دوسرے شہر میں رہتے ہوں تو جب گھر پر فون کریں تو پہلے والدین سے بات کریں اس کے بعد اپنے بیوی بچوں سے۔ اسی طرح جب آپ سامان کا بیگ بیرون ملک سے لائیں تو والدین کے سامنے کھولیں، کہ تجسس تو ان کے اندر بھی بچوں والا ہی ہوتا ہے، بس وہ اظہار نہیں کرتے، والدین کا کوئی ذریعہ آمدن نہ ہو تو اپنی گنجائش کے مطابق ان کا جیب خرچ مقرر کر دیں۔ بالکل اس طرح جیسے بچپن میں وہ آپ کو جیب خرچ دیا کرتے تھے۔ تا کہ وہ اپنی مرضی سے جس طرح چاہیں خرچ کریں۔

۷) مایوسی والی باتوں سے اجتناب

جب اپنی فیملی کو گھمانے پھرانے کے لئے کسی مقام پر لے جائیں تو والدین کو بھی لے کر جائیں ان کو گھر پر چھوڑ کر جانا انتہائی برا عمل ہے وہاں اگر خود ہی نہ جانا چاہیں تو پھر مضائقہ نہیں۔ ان کے سامنے ہمیشہ امید کی باتیں کریں، مایوسی والی باتیں، بری خبریں اور واقعات، جن کا ان سے کوئی تعلق ہی نہ ہو، ان کا ذکر نہ کریں

ان کی صحت پر برے اثات مرتب کر سکتے ہے۔

۸) بہن بھائیوں میں نفرت والی باتوں سے اجتناب کیجئے

بعض لوگوں کی عادت ہوتی ہے کہ وہ اپنے والدین کے سامنے اپنے سگے بھائی یا بہن کی برائی کرتے ہیں۔ ہوسکتا ہے کہ والدین دل رکھنے کی خاطر ہاں میں ہاں ملائیں مگر یہ چیز ان کو بہت تکلیف دیتی ہے اور انہیں رنجیدہ کر دیتی ہے۔ یہ یاد رکھیں کہ دنیا کے باقی رشتے مطلبی ہو سکتے ہیں مگر والدین کا رشتہ اپنی اولاد کے لئے بے لوث ہوتا ہے۔ اس لئے ان کی خواہش ہوتی ہے کہ ان کی اولاد ہمیشہ آپس میں شیر وشکر رہے۔ دنیا کا کوئی باپ یا ماں یہ کبھی نہیں چاہیں گے کہ ان کی اولاد آپس میں لڑے یا تفرقہ کی شکار ہو جائے۔

۹) گھر میں کسی تنازع کی صورت میں آپ فریق نہ بنیں

تنازع آپ کے والدین کا آپس میں بھی ہوسکتا ہے اور آپ کے والدین اور آپ کی بیوی کے درمیان بھی۔ ایسی صورت میں آپ نے جج بن کر فیصلہ نہیں کرنا بلکہ حکمت کے ساتھ معاملہ کو ٹھنڈا کرنا ہے۔

۱۰) ادب واحترام کیجئے

ان کے سامنے اپنی آواز پست رکھیں اور گفتگو میں ایسے الفاظ استعمال نہ کریں جو ان کے مرتبے کے مطابق نہ ہوں کبھی انہیں یوں نہ بولیں کہ آپ نے ہمارے لئے کیا کیا؟ یہ جملہ انتہائی تکلیف دہ ہے۔ اولاد کی زندگی والدین کے سبب ہے لہٰذا ہمیشہ اپنے دوستوں اور رشتہ داروں کے سامنے ان کی محنتوں اور قربانیوں کا تذکرہ کریں۔

جن کے والدین وفات پا چکے ہوں وہ ان کے لئے ہر نماز میں دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ ان کی بخشش فرمائیں اور ان پر اس طرح رحم فرمائے جس طرح انہوں نے بچپن کی بے بس زندگی کے دوران ان پر رحم کیا تھا۔ آمین۔

الفاظ و انداز اور لہجہ

الفاظ کی اپنی ہی ایک دنیا ہوتی ہے۔ ہر لفظ اپنی ذمہ داری نبھاتا ہے، کچھ لفظ حکومت کرتے ہیں، کچھ غلامی، کچھ لفظ حفاظت کرتے ہیں، اور کچھ وار، ہر لفظ کا اپنا ایک مکمل وجود ہوتا ہے. جب سے میں نے لفظوں کو پڑھنے کے ساتھ ساتھ سمجھنا شروع کیا تو سمجھا لفظ صرف معنی نہیں رکھتے یہ تو دانت رکھتے ہیں جو کاٹ لیتے ہیں، یہ ہاتھ رکھتے ہیں جو گریبان کو پھاڑ دیتے ہیں، یہ پاؤں رکھتے ہیں جو ٹھوکر لگا دیتے ہیں، اور ان لفظوں کے ہاتھوں میں لہجے کا اسلحہ تھما دیا جائے تو یہ وجود کو چھلنی کرنے پر بھی قدرت رکھتے ہیں، اپنے لفظوں کے بارے میں محتاط ہو جاؤ، انہیں ادا کرنے سے پہلے سوچ لو کہ یہ کسی کے وجود کو سمیٹیں گے یا کرچی کرچی بکھیر دیں گے۔ کیونکہ یہ تمہاری ادائیگی کے غلام ہیں اور تم ان کے بادشاہ...اور بادشاہ اپنی رعایا کا ذمہ دار ہوتا ہے اور اپنے سے بڑے بادشاہ کو جواب دہ بھی۔

ایک بادشاہ نے خواب دیکھا کہ اُس کے سارے دانت ٹوٹ کر گر پڑے ہیں بادشاہ نے ایک معتبر (خواب کی تعبیر بتانے والے) کو بلوا کر اُسے اپنا خواب سنایا معتبر نے بادشاہ سے کہا:

بادشاہ سلامت اس کی تعبیر یہ بنتی ہے کہ آپ کے سارے گھر والوں کے سامنے مریں گے بادشاہ کو بہت غصہ آیا اس نے معتبر کو قتل کر دیا۔ ایک اور معتبر کو بلوایا گیا، بادشاہ نے اُس کو اپنا خواب سنایا۔

معتبر نے کہا: بادشاہ سلامت! آپ کو مبارک ہو، خواب کی تعبیر یہ بنتی ہے کہ آپ ماشاء اللہ اپنے گھر والوں میں سے سب سے لمبی عمر پائیں گے۔

بادشاہ نے خوش ہو کر معتبر کو انعام و اکرام دے کر رخصت کیا۔ کیا اس بات کا یہی مطلب نہیں بنتا کہ اگر بادشاہ اپنے گھر والوں میں سب سے لمبی عمر پائے گا تو اُس کے سارے گھر والے اُس کے سامنے ہی وفات پائیں گے؟

جی مطلب تو یہی بنتا ہے مگر بات بات' میں اور الفاظ میں فرق ہے، آپ کا بولا گیا ایک ایک لفظ کسی دوسرے کے لئے رحم بھی بن سکتا ہے، اور زخم بھی دے سکتا ہے اختیار آپ کے ہاتھ میں ہے۔

محبت کی شادیاں

انتخاب: ساجد علی فضل

محبت کی شادیاں عام طور پر چند " ڈیٹس " ، کچھ فلموں اور تھوڑے بہت تحفے تحائف کا نتیجہ ہوتی ہیں۔

لڑکیاں اورلڑکے سمجھتے ہیں کہ ہماری باقی زندگی بھی ویسے ہی گذرے گی جیسا فلموں میں دکھاتے ہیں، لیکن فلموں میں کبھی شادی کے بعد کی کہانی دکھائی ہی نہیں جاتی۔ اس سے فلم فلاپ ہونے کا ڈر ہوتا ہے۔ الیکٹرانک میڈیا نے گوٹھ گاؤں اور کچی بستیوں میں رہنے والی لڑکیوں تک کے دل میں " شاہ رخ خان" جیسا آئیڈیل پیدا کر دیا ہے۔

آپ ہماری جینے مرنے کی قسمیں کھانے والی نسل کی سچی محبت کا اندازہ اس بات سے کریں کہ 2017 میں 50000 خلع کے کیسز آئے جن میں سے 30000 " لو میرجز " تھیں۔ آپ حیران ہونگے صرف گجرانوالہ شہر میں 2005 سے 2008 تک طلاق کے 75000 مقدمات درج ہوئے ہیں۔ آپ کراچی کی مثال لے لیں جہاں 2010 میں طلاق کے 40410 کیسز رجسٹرڈ ہوئے۔ 2015 میں صرف خلع کے 13433 سے زیادہ کیسز نمٹائے گئے۔

گھریلو زندگی کی تباہی میں سب سے بڑا عنصر ناشکری بھی ہے۔ کم ہو یا زیادہ، ملے یا نہ ملے یا کبھی کم ملے پھر بھی ہر حال میں اپنے شوہر کی شکر گزار رہیں۔ سب سے بڑی تباہی اس واٹس ایپ اور فیس بک سوشل میڈیا نے مچائی ہے۔ پہلے لڑکیاں غصے میں ہوتی تھیں یا ناراض ہوتی تھیں تو ان کے پاس اماں ابا اور دیگر لوگوں تک رسائی کا کوئی ذریعہ نہیں ہوتا تھا۔

شوہر شام میں گھر آتا، بیوی کا ہاتھ تھام کر محبت کے چار جملے بولتا، کبھی آئسکریم کھلانے لے جاتا اور کبھی ٹہلنے کے بہانے کچھ دیر کا ساتھ مل جاتا اور اس طرح دن بھر کا غصہ اور شکایات رفع ہوجایا کرتی تھیں۔ لیکن ابھی ادھر غصہ آیا نہیں اور ادھر واٹس ایپ پر سارے گھر والوں تک اطلاع پہنچی نہیں۔

یہاں میڈم صاحبہ کا " موڈ آف " ہوا اور ادھر فیس بک پر اسٹیٹس اپ لوڈ ہوگیا۔ اور اس کے بعد یہ سوشل میڈیا کا جادو وہ گل کھلاتا ہے کہ پورے کا پورا خاندان تباہ و برباد ہوجاتا ہے یا نتیجہ خود کشیوں کی صورت میں نکلتا ہے۔ مائیں لڑکیوں کو سمجھائیں کہ خدارا! اپنے شوہر کا مقابلہ اپنے باپوں سے نہ کریں۔ ہوسکتا ہے آپکا شوہر آپ کو وہ سب نہ دے سکے جو آپ کو باپ کے گھر میں میسر تھا۔ لیکن یاد رکھیں!

آپ کے والد کی زندگی کے پچاس، ساٹھ سال اس دشت کی سیاحی میں گذر چکے ہیں اور آپ کے شوہر نے ابھی اس دشت میں قدم رکھا ہے۔ آپ کو سب ملے گا اور انشاء اللہ اپنی ماں سے زیادہ بہتر ملے گا اگر نہ بھی ملے تو بھی شکر گذاری کی عادت ڈالیں سکون اور اطمینان ضرور ملے گا۔

بیویاں شوہروں کی اور شوہر بیویوں کی چھوٹی چھوٹی باتوں پر تعریف کرنا اور درگذر کرنا سیکھیں۔ زندگی میں معافی کو عادت بنالیں۔ خدا کے لئے باہر والوں سے زیادہ اپنے شوہر کے لئے تیار ہونے اور رہنے کی عادت ڈالیں۔ ساری دنیا کو دکھانے کے لئیے تو خوب " میک اپ "، لیکن شوہر کے لئیے " سر جھاڑ منہ پھاڑ " ایسا نہ کریں۔ خدا کو بھی محبت کے اظہار کے لئیے پانچ دفعہ آپ کی توجہ درکار ہے۔ ہم تو پھر انسان ہیں جتنی دفعہ ممکن ہو محبت کا اظہار کریں کبھی تحفے تحائف دے کر بھی کیا کریں۔ یاد رکھیں مرد کی گھر میں وہی حیثیت ہے جو سربراہ حکومت کی ریاست میں ہوتی ہے۔

اگر آپ ریاست کی بہتری کی بجائے ہر وقت سربراہ سے بغاوت پر آمادہ رہیں گے تو ریاست کا قائم رہنا مشکل ہوجائیگا۔ جس کو اللہ نے جو عزت اور مقام دیا ہے اس کو وہی عزت اور مقام دینا سیکھیں چاہے آپ مرد ہیں یا عورت۔ ایک مثالی گھر ایک مثالی خاندان تشکیل دیتا ہے جو کہ ایک مثالی معاشرے کی پہچان ہوتی ہے۔

وصال امام مالک رحمۃ اللہ علیہ

(محمد مبشر اقبال)

حضرت یحییٰ بن یحییٰ مصمودی رحمۃ اللہ علیہ بیان کرتے ہیں کہ جب امام مالک رحمۃ اللہ علیہ کا مرض الموت طویل ہوا اور وقت آخر آ پہنچا تو مدینہ منورہ اور دوسرے شہر سے تمام علماء اور فقہاء امام مالک رحمۃ اللہ علیہ کے مکان میں جمع ہو گئے تا کہ امام مالک رحمۃ اللہ علیہ کی آخری ملاقات سے فیض یاب اور ان کی وصیتوں سے بہرہ مند ہوں۔

حضرت یحییٰ بن یحییٰ رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں کہ اس وقت امام مالک رحمۃ اللہ علیہ کی عیادت کرنے والے مجھ سمیت ایک سوتیس علماء حاضر تھے۔ میں بار بار امام کے پاس جاتا اور سلام عرض کرتا تھا تا کہ اس آخری وقت میں امام کی نظر مجھ پر پڑ جائے اور وہ نظر میری سعادت اُخروی کا وسیلہ بن جائے۔

میں اسی کیفیت میں تھا کہ امام نے آنکھیں کھولیں اور ہماری طرف متوجہ ہو کر فرمایا اللہ تعالیٰ کا شکر ہے جس نے ہم کو کبھی ہنسایا اور کبھی رُلایا اس کے حکم سے زندہ رہے اس کے حکم سے جان دیتے ہیں اور اس کے بعد فرمایا موت آ گئی اللہ تعالیٰ سے ملاقات کا وقت قریب ہے۔ حاضرین نے عرض کیا اس وقت آپ کے باطن کا کیا حال ہے فرمایا میں اس وقت اولیاء اللہ کی مجلس کی وجہ سے بہت خوش ہوں کیونکہ میں اہل علم کو اولیاء اللہ گردانتا ہوں۔

اللہ تعالیٰ کو حضرات انبیاء کرام علیہم السلام کے بعد علماء سے زیادہ کوئی شخص پسند نہیں ہے نیز میں اس لئے بھی خوش ہوں کہ میری تمام زندگی علم کی تحصیل اور اس کی تعلیم میں گزری اور میں اس سلسلہ میں اپنی تمام مساعی کو مستجاب اللہ مشکور گمان کرتا ہوں اس لئے کہ تمام فرائض اور سنن اور ان کے ثواب کی تفصیلات ہم کو زبان رسالت سے معلوم ہوئیں مثلاً حج کا اتنا ثواب ہے اور زکوٰۃ کا اتنا اور ان تمام معلومات کو سوائے حدیث کے طالب علم کے اور کوئی شخص نہیں جان سکتا اور یہی علم اصل میں نبوت کی میراث ہے۔

حضرت یحییٰ بن یحییٰ مصمودی رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں اس کے بعد امام مالک رحمۃ اللہ علیہ نے ربیع کی ایک روایت بیان کی کہ کسی شخص کو نماز کے مسائل بتلانا روئے زمین کی تمام دولت کو صدقہ کرنے سے بہتر ہے اور کسی شخص کی دینی الجھن دور کرنا سوچ کرنے سے افضل ہے اور ابن شہاب زہری کی روایت سے بتلایا کہ کسی شخص کو دینی مشورہ دینا سو غزوات سے جہاد کرنے سے بہتر ہے۔

حضرت یحییٰ بن یحییٰ رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں اس گفتگو کے بعد امام مالک رحمۃ اللہ علیہ نے کوئی بات نہیں کی اور اپنی جان جانِ آفرین کے سپرد کر دی۔

امام ذہبی رحمۃ اللہ علیہ لکھتے ہیں کہ امام مالک رحمۃ اللہ علیہ کا سن وصال مؤرخین کے اتفاق سے ۱۷۹ھ ہے۔ البتہ تاریخ میں اختلاف ہے۔ ابو مصعب اور ابن وہب رحمۃ اللہ علیہ نے تاریخ وصال ۱۰ ربیع الاوّل بیان کیا ہے ابن سمنون رحمۃ اللہ علیہ نے گیارہ ربیع الاوّل، ابن ابی اویس نے چودہ ربیع الاوّل بتلائی ہے اور مصعب زبیری نے آپ رحمۃ اللہ علیہ کا وصال ماہ صفر میں ذکر کیا ہے۔

(امام ابو عبداللہ شمس الدین دیلمی متوفی......ص:۷۴۸)

اسماء الحسنیٰ

(البرہان فہم دین کورس سے ماخوذ)

اَلْبَاسِطُ جَلَّ جَلَالَہٗ

روزی کشادہ کرنیوالا

اس کے خواص درج ذیل ہیں:

(۱) جو اسے چالیس بار پڑھے گا ان شاء اللہ مخلوق سے بے پرواہ ہوگا۔

(۲) جو دس بار آسمان کی طرف ہاتھ اٹھا کر یہ اسم پڑھے اور پھر ہاتھ اپنے چہرے پر پھیرے تو اس کیلئے غنا کا دروازہ کھول دیا جاتا ہے۔

جو شخص نماز چاشت کے بعد آسمان کی جانب ہاتھ اٹھا کر روزانہ دس مرتبہ اس اسم کو پڑھے گا اور منہ پر ہاتھ پھیرے گا اللہ تعالیٰ اسے ان شاء اللہ غنی بنا دیں گے اور وہ کبھی کسی کا محتاج نہ ہوگا۔

اَلْخَافِضُ جَلَّ جَلَالَہٗ

پست کرنیوالا

اس کے خواص درج ذیل ہیں:

(۱) جو اسے ہزار (۱۰۰۰) بار پڑھے گا ان شاء اللہ تمام دشمنوں سے محفوظ ہو جائے گا۔

(۲) جو کوئی اس اسم کو بہت پڑھے، حاکم وقت اس سے رضامند رہے گا۔

جو شخص ہر مہینہ کی چودھویں رات کو آدھی رات میں سو مرتبہ الرافع پڑھے تو اللہ تعالیٰ اسے مخلوق سے بے نیاز اور تونگر بنا دیں گے۔

اَلرَّافِعُ جَلَّ جَلَالَہٗ

بلند کرنیوالا

اس کے خواص درج ذیل ہیں:

جو کوئی پیر کے دن یا جمعہ کی رات مغرب یا عشاء کے بعد چار سو چالیس (۴۴۰) مرتبہ اس اسم کا ورد کریگا اسے مخلوق کے درمیان ایک رعب نصیب ہوگا۔

جو شخص پیر یا جمعہ کے دن بعد نماز مغرب چالیس مرتبہ یا مُعِزُّ پڑھا کرے گا اللہ تعالیٰ اس کو لوگوں میں باعزت اور باوقار بنا دیں گے۔





حقوقِ زوجین

(ربیعہ عاشق)

اکثر عورتیں ناشکری کرتی ہیں



حضرت سیّدنا عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے فرماتے ہیں امام المرسلین حضور سیدنا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

''اے عورتوں کے گروہ! صدقہ کیا کرو اور زیادہ سے زیادہ استغفار کیا کرو میں نے جہنم میں عورتوں کو زیادہ دیکھا ہے عورتوں میں سے ایک سمجھ دار عورت نے عرض کیا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! اِس کی کیا وجہ ہے کہ جہنم میں عورتیں زیادہ ہونگی؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: تم لعنت زیادہ بھیجتی ہو اور اپنے شوہروں کی ناشکری کرتی ہو۔ ناقص العقل اور ناقص الدین ہونے کے باوجود میں نے تم سے زیادہ مردوں کی عقل کھونے والا کسی کو نہیں دیکھا۔ اُس عورت نے عرض کیا: یا رسول اللہ (صلی اللہ علیہ وسلم) عورت میں عقل اور دین کی کمی کون سی ہے؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: عقل کی کمی (کا ثبوت) تو یہ ہے کہ (اللہ تبارک وتعالیٰ نے) دو عورتوں کی گواہی ایک مرد کی گواہی کے برابر رکھی ہے اور دین کی کمی (کا ثبوت) یہ ہے کہ تم (ہر ماہ) چند دن نماز نہیں پڑھ سکتیں اور رمضان المبارک کے مہینے میں کچھ روزے بھی نہیں رکھ سکتیں۔''

حضرت سیدنا جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے فرماتے ہیں سید الانبیاء حضور سیدنا رسول اللہ نے فرمایا:

''تین شخصوں کی کوئی نماز قبول نہیں کی جاتی اور نہ ہی اُن کی کوئی نیکی اوپر جاتی ہے (۱) بھاگا ہوا غلام یہاں تک کہ اپنے مالکوں کے پاس واپس آجائے اور اپنا ہاتھ اُن کے ہاتھوں میں دے دے (۲) وہ عورت جس کا شوہر اُس سے ناراض ہو، یہاں تک کہ راضی ہوجائے۔ (اور (۳) نشے والا یہاں تک کہ ہوش میں آجائے۔''

نافرمان بیوی سے اللہ تعالیٰ کی ناراضگی



حضرت سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے فرماتے ہیں نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

''اس ذات کی قسم جس کے دست قدرت میں میری جان ہے جب کوئی شخص اپنی بیوی کو اپنے بستر پر بلائے اور بیوی انکار کر دے تو وہ ذات جو آسمانوں میں ہے ناراض رہتی ہے حتیٰ کہ اُس کا شوہر اُس سے راضی ہوجائے۔''

حضرت سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ ہی سے روایت ہے فرماتے ہیں امام المرسلین حضور سیدنا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

''جب مرد عورت کو اپنے بستر کی طرف بلائے اور وہ انکار کر دے پس مرد ناراض ہو کر رات گزارے تو فرشتے صبح تک اُس عورت پر لعنت بھیجتے ہیں'' (متفق علیہ) اور اِن کی ایک روایت میں ہے قسم ہے اُس ذات کی جس کے قبضے میں میری جان ہے، نہیں ہے کوئی مرد جو اپنی بیوی کو اپنے بستر کی طرف بلائے اور وہ انکار کر دے مگر یہ کہ آسمان والا اُس پر ناراض ہوتا ہے یہاں تک کہ مرد اُس سے راضی ہوجائے۔''

شوہر بیوی کی جنت یا جہنم ہے



حضرت سیدنا حصین بن محصن رضی اللہ عنہ سے روایت ہے فرماتے ہیں مجھے میری پھوپھی نے بتایا کہ میں کسی کام سے سید الانبیاء حضور سیدنا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت اقدس میں حاضر ہوئی تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے پوچھا:

''یہ کون عورت (آئی) ہے، کیا شوہر والی ہے؟'' میں نے

عرض کیا ''جی ہاں!'' پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے دریافت کیا ''تیرا اپنے شوہر کے ساتھ کیسا رویہ ہے؟'' میں نے عرض کیا میں نے کبھی اُس کی اطاعت اور خدمت کرنے میں کوئی کسر نہیں چھوڑی، سوائے اس چیز کے جو میرے بس میں نہ ہو۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد مبارک فرمایا اچھا یہ بتاؤ اُس کی نظر میں تم کیسی ہو؟ یاد رکھو! وہ تمہاری جنت اور جہنم ہے۔''

بیٹی کی پیدائش پر ناراض نہ ہونا

اُم المؤمنین حضرت سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے فرماتی ہیں نبی قبلتین حضور پاک صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:
''جو شخص بیٹیوں کی وجہ سے آزمایا گیا اور اُس نے اُن پر صبر کیا تو وہ بیٹیاں اُس (باپ) کیلئے آگ سے رکاوٹ ہوں گی۔''
اُم المؤمنین حضرت سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے ہی روایت ہے فرماتی ہیں سید عرب وعجم حضور پاک صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:
''جو شخص بیٹیوں کے ساتھ آزمایا گیا اور اُس نے اُن کے ساتھ نیکی کی (یعنی اَچھی تعلیم وتربیت کی) وہ اُس شخص کے لئے آگ سے رکاوٹ ہوں گی۔''

شوہر کا درجہ

حضرت سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:
''اگر میں (اللہ تعالیٰ کے علاوہ) کسی دوسرے کے لئے سجدہ کرنے کا حکم دیتا تو بیوی کو حکم دیتا کہ وہ اپنے شوہر کو سجدہ کرے۔''

ام المومنین حضرت سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے فرماتی ہیں، شفیع اُمت حضور سیدنا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مہاجرین اور انصار کی ایک جماعت میں تشریف فرما تھے کہ ایک اُونٹ نے آکر آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو سجدہ کیا۔ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے عرض کیا یا رسول اللہ (صلی اللہ علیہ وسلم) چوپائے درخت آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو سجدہ کرتے ہیں تو ہم آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو سجدہ کرنے کا زیادہ حق رکھتے ہیں۔
آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

''اپنے رب اللہ تعالیٰ کی عبادت کرو اور اپنے بھائی کی تعظیم کرو، اگر میں کسی کو کسی کیلئے سجدہ کرنے کا حکم دیتا تو عورت کو حکم دیتا کہ اپنے شوہر کو سجدہ کرے اور اگر مرد عورت کو حکم دے کہ وہ زرد پہاڑ سے سیاہ پہاڑ کی طرف اور سیاہ پہاڑ سے سفید پہاڑ کی طرف پتھر منتقل کرے تو اُسے چاہئے کہ یہ کام کرے۔''

شوہر کے مال ومتاع کی حفاظت کرنا

حضرت سیدنا ابو امامہ باہلی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں میں نے صاحب التاج حضور سیدنا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو حجۃ الوداع کے سال خطبہ مبارک اِرشاد فرماتے ہوئے سنا:
''آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''عورت اپنے شوہر کے گھر سے اُس کی اجازت کے بغیر کوئی خرچ نہ کرے۔ عرض کیا گیا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کیا کھانا بھی نہ کھلائے؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اِرشاد پاک فرمایا: کھانا تو ہمارے مالوں میں سے بہترین مال ہے'' (یعنی شوہر کی اجازت کے بغیر کھانا بھی نہ کھلائے۔''

شوہر کی احسان فراموش بیوی

حضرت سیدنا عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے فرماتے ہیں احمد مختار حضور سیدنا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:
''میں نے آگ دیکھی اور آگ جیسا ہولناک منظر میں نے کبھی نہیں دیکھا۔ جہنم میں میں نے عورتوں کی اکثریت دیکھی۔ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے عرض کیا کس لئے یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ان کی ناشکری کی وجہ سے۔ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے ارشاد پاک فرمایا (نہیں بلکہ) وہ اپنے شوہروں کی ناشکری کرتی ہیں اور اُن کا احسان نہیں مانتیں، عورتوں کا حال یہ ہے کہ اگر عمر بھر تم اُن کے ساتھ احسان کرتے رہو پھر تمہاری طرف سے اُنہیں کوئی معمولی سی تکلیف بھی آجائے تو کہیں گی میں نے تو تجھ سے کبھی سکون پایا ہی نہیں۔''

بزرگانِ دین کے دِن یاد رکھیں

نمبر شمار	جولائی:2018		بزرگ کا نام	تاریخ ہجری
۱	1	۱۶	خواجہ عثمان ہارونی رحمۃ اللہ علیہ وصال محدث ابو داؤد رحمۃ اللہ علیہ	ولادت 526ھ، وصال 617ھ 275ھ
۲	2	۱۷	مرزا بخش اللہ بیگ رحمۃ اللہ علیہ	1277ھ
۳	3	۱۸	وصال، حضرت خواجہ امیر خسرو چشتی دہلوی رحمۃ اللہ علیہ	725ھ
۴	4	۱۹	وصال، شیخ جمال الاولیاء رحمۃ اللہ علیہ (بھارت)	1047ھ
۵	5	۲۰	حضرت ابو البرکات سید احمد قادری رحمۃ اللہ علیہ	1398ھ
۶	6	۲۱	وصال، سیدنا موسیٰ علیہ السلام	
۷	7	۲۲	وصال، شیخ احمد بن مبارک رحمۃ اللہ علیہ، خادم حضور غوث پاک	
۸	8	۲۳	وصال، حضرت شیخ سید علی رحمۃ اللہ علیہ وصال، علامہ فضل حق خیر آبادی رحمۃ اللہ علیہ	739ھ
۹	9	۲۴	وصال، حضرت خواجہ حذیفہ مرعشی رحمۃ اللہ علیہ	276ھ
۱۰	10	۲۵	حضرت حبیب اللہ محمد حسن عسکری رحمۃ اللہ علیہ	317ھ
۱۱	11	۲۶	سیدنا احمد ابو صالح رحمۃ اللہ علیہ	633ھ
۱۲	12	۲۷	علامہ شبیر حسین حافظ آبادی رحمۃ اللہ علیہ	
۱۳	13	۲۸	حضرت شیخ جنید ثانی رحمۃ اللہ علیہ (پشاور)	
۱۴	14	۲۹	ولادت، سیدنا ابو طالب علیہ السلام	
۱۵	15	(یکم ذیقعدہ)	ولادت حضرت فاطمہ معصومہ قم رحمۃ اللہ علیہ (ایران) امام طحاوی رحمۃ اللہ علیہ	



2018

آرزوئے

by R.ZOU.A

AJWA LAWN





Charismatic Noir



AJWA Textile (PVT) LTD. Faisalabad

www.facebook.com/AjwatextilePvtLtd

ajwa-textile.blogspot.com